ماہِ صیام کے لیے صرف 8 دن باقی
کاریگر
دی مینس ویئر
کرتا پائجامہ، سدری، ٹوب، شیروانی
اور مردانہ ملبوسات کا شاندار و معیاری کلکشن
ADDRESS: Shop No 09, Ground Floor, Deccan Plaza, Janaki Nagar, Tolichowki, Hyd-08, T.S, INDIA. PH:8142466990

باخبر، پُراثر، نقیبِ فکر و نظر
عصرِ حاضر ای پیپر
عصرِ حاضر
باخبر، پُراثر، نقیبِ فکر و نظر
ASR-E-HAZIR

22 رشعبان المعظم 1444ھ | مطابق 15 رمارچ 2023ء | بروزِ چہارشنبہ | جلد: (۳) | شمارہ: (۶۶) | صفحات: (۸)

ہم جنس پرستی اخلاقی اقدار اور سماجی روایات کے مغائر

مہذب معاشرہ ہم جنسوں کی شادی کو کبھی قبول نہیں کرسکتا: آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ

نئی دہلی: 14 رمارچ (پریس ریلیز) آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے جنرل سکریٹری مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب نے اپنے ایک صحافتی بیان میں فرمایا کہ ہندوستان جیسے ملک میں جہاں ہمیشہ سے لوگ مذہبی روایات اور اخلاقی اقدار کے پابند رہے ہیں اور بالخصوص جو باتیں مذاہب کے درمیان مشترک ہیں ہمیشہ ان کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا ہے، سپریم کورٹ میں ہم جنسوں کے درمیان شادی سے متعلق جو درخواست پیش کی گئی ہے، اس کے مطابق درخواست گزار چاہتا ہے کہ قانون ایسی شادی کو تسلیم کرلے۔ یہ مطالبہ نہ کسی مذہب کے لیے قابل قبول ہے اور نہ کوئی مہذب سماج اسے گوارا کرسکتا ہے، خوشی کی بات ہے کہ حکومت نے سپریم کورٹ میں اس درخواست کی مخالفت کی ہے۔ جنرل سکریٹری بورڈ نے فرمایا کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ اس موقف کی تائید کرتا ہے، نیز حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہم جنسی کے فعل کو بھی جرم کے دائرہ میں برقرار رکھا جائے، اس وقت سپریم کورٹ میں جو مقدمہ چل رہا ہے اگر بورڈ نے ضرورت محسوس کی تو وہ بھی اس میں فریق بننے کی کوشش کرے گا۔

کورونا وبا کے بعد چین میں پہلی بار غیر ملکی سیاحوں کے لیے سرحدیں کھولنے کا فیصلہ

بیجنگ، 14 مارچ (ذرائع) چین تین سال قبل کووڈ-19 کی وبا کے پھیلنے کے بعد پہلی بار غیر ملکی سیاحوں کو ویزا جاری کرنا دوبارہ شروع کر رہا ہے۔ پابندیوں میں بڑی نرمی چین کے وائرس پر فتح کا اعلان کرنے اور صفر کووڈ حکمت عملی سے پیچھے ہٹنے کے بعد آئی ہے جس نے اس کی معیشت کو نقصان پہنچایا ہے۔ واضح رہے کہ چین کی جانب سے 28 مارچ 2020 کو دنیا کے لیے بند ہونے سے قبل جاری کیے گئے درست ویزوں کا اطلاق 15 مارچ سے ہوگا۔ ہینان جزیرے اور شنگھائی کے لیے کروز بحری جہازوں کے لیے ویزا فری انٹری دوبارہ شروع ہو جائے گی۔ ہانگ کانگ اور مکاؤ کے ٹور گروپس کو ویزا فری داخلے کی اجازت ہوگی، جبکہ بیرون ملک چینی قونصلر دفاتر بھی ویزا درخواستوں پر کارروائی دوبارہ شروع کریں گے۔

کووڈ کا مقابلہ کرنے کے لیے سرحد پار سے لگائی گئی پچھلی پابندیوں کو ختم کرنا وبائی امراض کے بعد چین میں معمول کی زندگی کی بحالی کی جانب ایک بڑا اقدم ہے۔ تمام تبدیلیاں 15 مارچ سے لاگو ہوں گی۔ وبائی بیماری سے پہلے ہر سال لاکھوں بین الاقوامی سیاح چین کا دورہ کرتے تھے اور اس کی سیاحت کی صنعت کو کووڈ مخالف سخت اقدامات سے سخت نقصان پہنچا ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ جب ملک اپنی سرحدیں دوبارہ کھولتا ہے تو بین الاقوامی آمد میں نمایاں اضافہ متوقع ہے۔ چینی شہریوں کو ٹور گروپس میں 60 ممالک کا سفر کرنے کی اجازت ہوگی، جو پہلے 20 تھی۔ انہوں نے بتایا کہ ٹرین کے لکھنؤ پہنچنے پر ٹی ٹی ای کو جی آر پی کو سونپ دیا گیا۔ انہوں نے کہا معاملہ درج کرنے کے بعد ٹی ٹی ای کو گرفتار کرلیا گیا اور اسے جیل بھیج دیا گیا۔ ذرائع نے بتایا کہ کوش میں سفر کررہے مسافروں نے جی آر پی کو اطلاع دی ہے کہ ٹی ٹی ای نشے کی حالت میں ہے۔

حکومت پہلے سے انسٹال شدہ ایپ کو ہٹانے کا حکم دے گی؟

نئی دہلی: مرکزی حکومت سائبر سیکورٹی اور پرائیویسی کے تعلق سے اہم قدم اٹھانے جارہی ہے۔ خبر رساں ایجنسی رائٹرز کی رپورٹ کے مطابق آنے والے دنوں میں مرکزی حکومت اسمارٹ فون بنانے والی کمپنیوں کو حکم دے سکتی ہے کہ وہ پہلے سے انسٹال شدہ ایپس کو ہٹا دیں اور حکومت کے تجویز کردہ نئے سیکورٹی قوانین کے تحت بڑے آپریٹنگ سسٹم اپ ڈیٹس کی لازمی اسکریننگ کی اجازت دیں۔ حالانکہ نئے قوانین کی نوعیت کا فیصلہ ہونا ابھی باقی ہے لیکن اس کا دنیا کی دوسری سب سے بڑی اسمارٹ فون مارکیٹ ہندوستان پر بڑا اثر پڑنے کا امکان ہے۔ حکومت کے اس فیصلے سے سیمسنگ، شیاؤمی، ویوو اور ایپل سمیت کئی بڑی کمپنیوں کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ صارفین میں ڈیٹا کے غلط استعمال اور جاسوسی کے خدشات کے پیش نظر آئی ٹی وزارت ان نئے قواعد پر غور کررہی ہے۔ رپورٹ میں ایک عہدیدار کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ پہلے سے انسٹال شدہ ایپس سیکورٹی کے حوالے سے کمزور کڑی ثابت ہوسکتی ہیں۔

بجٹ اجلاس: حکومت اور اپوزیشن کی ہنگامہ آرائی دونوں ایوانوں کی کارروائی ملتوی

نئی دہلی: کانگریس کے ایک لیڈر کے ذریعہ بیرون ملک میں دیئے گئے بیان پر حکمراں پارٹی اور اپوزیشن کے درمیان ہنگامہ آرائی کے باعث راجیہ سبھا کی کارروائی مسلسل دوسرے دن کے لیے ملتوی کر دی گئی۔ وہیں، لوک سبھا میں بھی ہندوستانی جمہوریت کی مبینہ تذلیل کرنے اور ہنڈن برگ رپورٹ پر حکمران جماعت اور اپوزیشن کے درمیان ہنگامہ آرائی کے باعث لوک سبھا کی کارروائی دن بھر کے لیے ملتوی کر دی گئی۔ آج دوپہر کے کھانے کے وقفے کے بعد جیسے ہی اسپیکر جگدیپ دھنکھڑ نے ایوان کی کارروائی شروع کی تو قائد ایوان پیوش گوئل نے یہ معاملہ اٹھایا اور کہا کہ لوک سبھا کے ایک لیڈر نے پارلیمنٹ اور دیگر اداروں کے بارے میں بیرون ملک میں جو تبصرہ کیا ہے وہ سنگین اور انتہائی افسوس ناک معاملہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ مذکورہ لیڈر کو اس بیان پر ملک اور ایوان سے معافی مانگنی چاہئے۔ کانگریس سمیت اپوزیشن کے کئی ارکان نے اس کی مخالفت کی۔

ایران کا 22 ہزار حکومت مخالف مظاہرین کو عام معافی دینے کا اعلان

تہران، 14 مارچ (عصر حاضر نیوز) ایران نے 22 ہزار سے زائد مظاہرین کو معافی دینے کا اعلان کر دیا۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق ایران نے بائیس ہزار سے زائد مظاہرین کے لیے عام معافی کا اعلان کر دیا ہے، تمام مظاہرین کو گزشتہ سال حجاب کے معاملے پر زیر حراست لڑکی مہسا امینی کی موت پر حکومت مخالف مظاہروں کے دوران گرفتار کیا گیا تھا۔ ایرانی عدلیہ کے سربراہ غلام حسین محسنی اعجئی نے کہا ہے کہ عدالتی حکام نے حکومت مخالف مظاہروں میں حصہ لینے کی پاداش میں گرفتار کیے گئے بائیس ہزار افراد کو معاف کر دیا ہے۔ روئٹرز کے مطابق انھوں نے یہ واضح نہیں کیا کہ معافی کس مدت میں دی گئی، اور کب ان لوگوں پر فرد جرم عائد کیا گیا، تاہم عدلیہ کے سربراہ نے کہا کہ اب تک بیاسی ہزار افراد کو معاف کیا جاچکا ہے، جنھوں نے حکومت مخالف احتجاجی مظاہروں میں حصہ لیا تھا۔

بیرون ملک سے رمضان المبارک کے دوران عمرہ کی ادائی کے لیے آٹھ لاکھ عازمین نے کیا رجسٹریشن

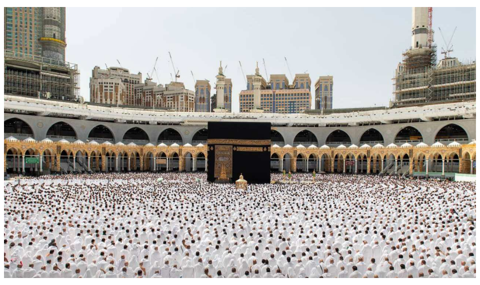

جدہ: 14 رمارچ (ذرائع) سعودی عرب کی وزارت حج وعمرہ کے اسٹنٹ انڈر سیکرٹری برائے عمرہ امور عبدالرحمن شمس نے رمضان کے مہینے میں مملکت سے باہر سے عمرہ کے لیے "نسک" پلیٹ فارم پر رجسٹرڈ ہونے والوں کی تعداد ظاہر کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ رمضان المبارک کے دوران بیرون ملک سے عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کی خاطر اب تک آٹھ لاکھ فرزندان توحید کی رجسٹریشن ہو چکی ہے۔ وزارت حج وعمرہ کے انڈر سیکرٹری نے 'الاخباریہ' کو اپنے بیان میں کہا کہ "رمضان کے مہینے میں مملکت سے باہر سے عمرہ کے لیے نسک پلیٹ فارم پر رجسٹرڈ ہونے والوں کی تعداد اب تک تقریباً 800,000 تک پہنچ گئی ہے۔" وزارت حج وعمرہ نے سال 1444ھ کے رمضان المبارک کے بابرکت مہینے عمرہ کی رجسٹریشن "نسک" ایپلی کیشن کے ذریعے مملکت کے اندر سے مقامی شہریوں، مسلمان تارکین اور مملکت سے باہر سے آنے والے زائرین کو سہولت فراہم کی ہے۔ عمرہ کرنے والے رمضان المبارک میں عمرہ کی دستیاب تاریخوں کو ایپلی کیشن کے ذریعے دیکھ سکتے ہیں۔ عمرہ زائرین 'نسک' ایپ' کو" ایپل اسٹور" یا "گوگل پلے" اسٹورز سے ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔ عمرہ زائرین اپنی سہولت کے مطابق موزوں تاریخ کا انتخاب کرسکتے ہیں۔ سعودی عرب کے مقامی شہری اور تارکین وطن "توکلنا" ایپ کے ذریعے بھی عمرہ کی رجسٹریشن کراسکتے ہیں۔

REGD No,157/2022 Estd. 2022
عِنایہ ایجوکیشنل اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ
INAAYA EDUCATIONAL AND CHARITABLE TRUST
H.No 30-95/1 Bharat Nagar, Old Safilguda, Moula Ali, Medchal-Malkajgiri, Dist. Hyderabad, 500040 T.S
اہلِ خیر حضرات حسبِ استطاعت
ایک پیاکیج ₹ 2,400
پانچ پیاکیج ₹ 12,000
دس پیاکیج ₹ 24,000
رمضان المبارک کے موقع پر مستحق روزہ دار خاندانوں میں راشن تقسیم کا منصوبہ
جس میں درجِ ذیل اشیاء شامل رہیں گی:
چاول 25 کلو، تیل 2 کلو، مسور کی دال 1 کلو، چنے کی دال 1 کلو، شکر 1 کلو، کھجور 1 کلو، بیسن 1 کلو، موٹا نمک 1 کلو، باریک نمک 1 کلو، ادرک لہسن آدھا کلو، لال مرچ پاوڈر آدھا کلو، املی آدھا کیلو، آچار پاؤ کلو، پتی پاؤ کلو، ہلدی 100 گرام
جملہ پندرہ اشیاء پر مشتمل ایک پیکیج کی قیمت 2400 روپیے طے کی گئی ہے۔
8790142362
BHIM UPI
نوٹ: جن لوگوں پر شرعاً فدیہ واجب ہے وہ لوگ بھی اپنے فدیہ کی رقم اس مد میں دے سکتے ہیں۔
تعاون کے لیے ان نمبرات پر ربط کریں ان شاء اللہ ہمارے نمائندے پہنچ جائیں گے۔
Account Name: INAAYA EDUCATIONAL AND CHARITABLE TRUST
A/C.No.: 50200074793072 IFSC.CODE: HDFC0004095
BANK: HDFC BANK, BRANCH: MOULA ALI

بھوپال گیس سانحہ: متاثرین کو سپریم کورٹ سے جھٹکا 7.4 ہزار کروڑ کے اضافی معاوضہ کی عرضی خارج

نئی دہلی: 14 رمارچ (عصر حاضر نیوز) سپریم کورٹ نے منگل کو مرکز کی طرف سے 1984 کے بھوپال گیس سانحہ کے متاثرین کو یونین کاربائیڈ کارپوریشن (یو سی سی) کی جانشین فرموں سے 7400 کروڑ روپے کا اضافی معاوضہ دینے کی درخواست پر غور کرنے سے انکار کر دیا۔

جسٹس سنجے کشن کول کی سربراہی میں پانچ ججوں کی بنچ نے کہا کہ مرکز کی درخواست قانون میں قابل قبول نہیں ہے اور اس میں کیس کے حقائق کا بھی فقدان ہے۔ بنچ نے کہا کہ بھوپال گیس سانحہ کے متاثرین کو معاوضہ دینے پر مرکز کے دعوے کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ مرکز کی درخواست کو مسترد کرتے ہوئے بنچ نے کہا کہ معاوضے میں کمی کو پورا کرنے کی ذمہ داری یونین آف انڈیا پر تھی اور بیمہ پالیسی لینے میں ناکامی مرکز کی طرف سے سراسر غفلت تھی۔ سپریم کورٹ نے 12 جنوری کو اس معاملے میں اپنا فیصلہ محفوظ کرلیا تھا۔ سماعت کے دوران یوسی سی کی جانشین فرموں نے سپریم کورٹ کو بتایا کہ حکومت ہند نے تصفیہ کے وقت (1989 میں) کبھی نہیں کہا کہ معاوضہ ناکافی ہے۔ فرم کے وکیل نے اس بات پر زور دیا کہ 1989 کے بعد سے روپے کی قدر میں کمی بھوپال گیس سانحہ کے متاثرین کے لیے معاوضے کے لیے ٹاپ اپ حاصل کرنے کی بنیاد نہیں بن سکتی۔ یوسی سی کی جانشین فرموں کی نمائندگی کرنے والے سینئر وکیل ہریش سالوے نے بنچ کے سامنے پیش کیا کہ حکومت ہند نے 1995 سے 2011 تک اپنے حلف ناموں میں یہ تجویز کرنے کی ہر کوشش کی مخالفت کی کہ تصفیہ ناکافی ہے۔ عدالت عظمیٰ نے مرکز کی نمائندگی کرنے والے اٹارنی جنرل آر وینکٹ رامانی سے پوچھا تھا کہ حکومت نظرثانی کے بغیر کیوریٹیو پٹیشن کیسے دائر کرسکتی ہے۔ اس نے اے جی کو بتایا کہ مرکزی حکومت کو بھوپال گیس سانحہ کے متاثرین کو امداد فراہم کرنے سے منع نہیں کیا گیا ہے، اور وہ فلاحی ریاست کے اصول سے خود کو دور نہیں کرسکتی ہے۔

Education is the movement from Darkness to Light
OSM
JUNIOR & DEGREE COLLEGE
LEARN & SERVE
COURSES OFFERED JUNIOR
- MPC - JEE | EAMCET | Regular
- BIPC - NEET | EAMCET | Regular
- MEC - Computer | CA Foundation | Regular
- CEC - Regular | CA Foundation | Computer
COURSES OFFERED DEGREE
- B.Com - General
- B.Com - Computer Applications
SEPARATE BUILDING FOR BOYS & GIRLS
TRANSPORT FACILTY FOR GIRLS ONLY
Head Office : Opp. Azam Function Hall, MOGHALPURA, HYDERABAD. 040-24577837, Ph : 9390222211
Branch Office : BANDLAGUDA, HYDERABAD. Ph : 9701538595, 8096143890

فرمانِ الٰہی

پھر ہوا یہ کہ شیطان نے ان دونوں کو وہاں سے ڈگمگا دیا اور جس (عیش) میں وہ تھے اس سے انہیں نکال کر رہا اور ہم نے (آدم، ان کی بیوی اور ابلیس سے) کہا: اب تم سب یہاں سے اتر جاؤ، تم ایک دوسرے کے دشمن ہوگے، اور تمہارے لئے ایک مدت تک زمین میں ٹھہرنا اور کسی قدر فائدہ اٹھانا (طے کردیا گیا) ہے۔ (سورۃ البقرہ: ۳۵)

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

اوقاتِ نماز

برائے شہر حیدرآباد دکن و اطراف

بہ تاریخ: 22 رشعبان المعظم 1444ھ
بہ مطابق 15 رمارچ 2023ء بہ روزِ چہارشنبہ

نماز	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
ابتدا	5:24	12:35	4:44	6:31	7:39
انتہا	6:19	4:43	6:30	7:38	5:02

اشراق	6:39	زوال	12:25
ختم سحر	5:14	افطار	6:31

نوٹ: سحری کا بالکل انتہائی وقت لکھ دیا گیا مذکورہ وقت کے بعد بھی کھانے سے روزہ شروع ہی نہیں ہوگا۔

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں قیامت کے دن اس دروازہ سے صرف روزہ دار ہی جنت میں داخل ہوں گے، ان کے سوا اور کوئی اس میں سے نہیں داخل ہوگا، پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہے؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے ان کے سوا اس سے اور کوئی نہیں اندر جانے پائے گا اور جب یہ لوگ اندر چلے جائیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر اس سے کوئی اندر نہ جا سکے گا۔ (سنن ابی داؤد)

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

جمہوریت کو مضبوط کرنے فرضی خبریں اور غلط معلومات کو ختم کرنا نہایت ضروری: امریکی سفارت کار

اردو صحافیوں کیلئے فیکٹ چیک پہلا آف لائن تربیتی ورکشاپ کا کامیاب انعقاد ممتاز دانشوروں کا اظہار خیال

حیدرآباد: 14 رمارچ (عبدالرحمن پاشا، کی خصوصی رپورٹ) درست معلومات جمہوریت کا ایک ستون ہے اور صحافی عوام کو درست معلومات فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار ریاستہائے متحدہ امریکہ کے قونصلیٹ جنرل برائے حیدرآباد میں پبلک ڈپلومیسی آفیسر فرینکی اسٹرم (Frankie Sturm) نے عثمانیہ یونیورسٹی میں منعقدہ اردو صحافیوں کے لیے پہلی آف لائن فیکٹ چیک واٹک شاپ کے دوران کیا۔ انھوں نے بتایا کہ کس طرح غلط معلومات سے جمہوریت کو خطرہ لاحق ہے۔ افرینکی سٹرم، امریکی قونصل خانہ حیدرآباد اور شعبہ صحافت و ترسیل عامہ عثمانیہ یونیورسٹی کے اشتراک سے حیدرآباد کے اردو صحافیوں کے لیے حقائق کی تصدیق (Factcheck) ٹرینگ کورس کے پہلے آف لائن سیشن میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے مدعو تھے۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ صحافی اپنے قارئین و ناظرین کے فائدے کے لیے کس طرح غلط معلومات کا مقابلہ کرسکتے ہیں۔ انہوں نے عثمانیہ یونیورسٹی میں اردو صحافیوں کے لیے انسداد غلط معلومات سے متعلق ایک کانفرنس میں تفصیلی گفتگو کی۔ ورکشاپ کے منتظمین کے مطابق مذکورہ ورکشاپ میں تقریباً 35 اردو صحافیوں کو تربیت دی جارہی ہے۔ اس ورکشاپ کا بنیادی مقصد جعلی خبروں کو ختم کرنا اور حقائق کو سامنے لانا ہے۔ پہلے مرحلے میں لگ بھگ 40 تلگو ٹی وی صحافیوں کو کامیابی کے ساتھ تربیت دی گئی اور انہیں سرٹیفکیٹ دیا گیا۔ فرینکی اسٹرم نے کہا کہ میں اردو صحافیوں کے لیے اس بہترین پروگرام کے انعقاد کے لیے عثمانیہ یونیورسٹی کا شکرگزار ہوں اور مجھے یقین ہے کہ اس پروگرام کے بعد زیادہ درست معلومات کو عام کرنے کا رجحان فروغ پائے گا اور جعلی معامات کے مقابلہ میں مدد ملے گی۔ عثمانیہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈی رویندر (Ravinder. D.Prof) نے یاد دلایا کہ تاریخ میں پہلی بار جامعہ عثمانیہ (موجودہ عثمانیہ یونیورسٹی) نے اردو زبان کو ذریعۂ تعلیم کے طور پر متعارف کرایا تھا اور یہاں برسوں تک اردو زبان ذریعۂ تعلیم رہی۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ امریکی قونصل خانہ کے ساتھ یونیورسٹی کی طویل وابستگی رہی ہے۔ پروفیسر ڈی رویندر نے فیکٹ چیک ورکشاپ میں تعاون کرنے پر امریکی قونصلیٹ جنرل کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یونیورسٹی آنے والے تعلیمی سال سے سائبر سیکیورٹی (cybersecurity) کورس کو شروع کرنے کا منصوبہ بنارہی ہے۔ ڈپٹی کمشنر آف پولیس (سائبر کرائم) حیدرآباد اسنیہا مہرا (Sneha Mehra) نے اپنے خطاب میں تحقیق و تفتیش کی اہمیت پر زور دیا۔

انھوں نے اس کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان سوشل میڈیا میں غلط معلومات پھیلانے والے سرفہرست تین ممالک میں سے ایک ہے۔ عالمی وبا کورونا وائرس، انتخابات، کسانوں کے احتجاج اور الیکشن کے دوران جعلی خبروں میں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز میں احتساب کا فقدان ہے۔ اسنیہا مہرا نے کہا کہ حکومت کی طرف سے میڈیا کی خواندگی (Media literacy) اور شفافیت صورتحال میں مدد کرسکتی ہے۔ ہمیں واقعی سوشل میڈیا صارفین کے احتساب اور مزید آزاد حقائق کی جانچ کی ضرورت ہے۔ غلط معلومات کا مقابلہ تنقیدی سوچ، مواد کی درست انداز میں پیشکش اور ڈیجیٹل لیٹریسی کے ذریعے ممکن ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ سوشل میڈیا پر غلط معلومات کا مقابلہ کرنے کے لیے کافی وسائل کی کمی لوگوں کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ عثمانیہ یونیورسٹی میں صدر شعبہ صحافت و ترسیل عامہ پروفیسر اسٹیونسن کوہیر (Stevenson Kohir) نے شرکا کا خیر مقدم کیا اور اس میں تعاون کے لیے امریکی قونصلیٹ جنرل کا شکریہ ادا کیا۔ پروجیکٹ کے مقاصد کو بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس میں اردو صحافیوں کو حقائق کی جانچ پڑتال کی مہارت، ٹولز اور تکنیکوں سے واقف کرانے کا منصوبہ بنایا گیا ہے تاکہ وہ خبروں کی رپورٹنگ کرتے وقت مین اسٹریم میڈیا میں غلط معلومات کو پھیلنے سے روک سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ہائبرڈ موڈ میں یہ پروجیکٹ 40 گھنٹے کا تھا اور اس میں مین اسٹریم اردو چینلز اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز سے 35 ٹی وی صحافی موجود تھے۔ تربیت حاصل کرنے والوں میں تقریباً 20 فیصد خواتین صحافی ہیں، اور پانچ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (MANUU) کی طالبات ہیں۔ مذکورہ فیکٹ چیکنگ میں قومی اور بین الاقوامی ماہرین کو شرکاء کی تربیت کے لیے شامل کیا گیا ہے۔ جی این آئی کے لیڈ ٹرینر اور ڈیٹا لیڈز یوسدھا کر ریڈی نے اپنے اختتامی کلمات میں امید ظاہر کی کہ یہ پروگرام اردو میں ایک مضبوط فیکٹ چیک گروپ کے ابھرنے میں مدد کرے گا۔ مذکورہ پرگرام سے ایم اے ماجد، رکن پریس کونسل آف انڈیا اور صحافی ایف ایم سلیم نے بھی خطاب کیا۔ سید غوث محی الدین آئی این ڈی ٹوڈے، سید احمد جیلانی، نیوز 18 اردو، سید واجد حسینی ٹی نیوز، نعیم غوری ٹی ٹی وی، محمد عبدالمحسن بی بی این، ڈاکٹر محمد آصف علی روبی چینل، محمد امجد علی بی بی این نیوز، سید خالد شہباز گواہ ویکلی و ٹی وی، محمد رحمن پاشا نیوز 18 اردو، شیخ محسن علی منصف ٹی وی، شاہدہ بانو ٹی وی، شیخ خلیل فرہاد بی بی این نیوز، سید باقر 4 ٹی وی، سید قدرت اللہ قادری بزم آئینہ کرنول، سید منتجیب محی الدین، عائشہ بتول، آئی این ڈی ٹوڈے، عبدالرحمن بن علی باوزیر بی این این، خواجہ عبدالحمید جسٹس ٹائمز، محمد اکبر شریف روبی چینل، شاہدہ بیگم 4 ٹی وی، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں شعبہ صحافت و ترسیل عامہ کے طلبہ عظمہ صدف، پروین ناز، نازلہ صدیقی، خدیجہ خاتون، اسما بیگم اور عبدالرقیب نعمانی کے علاوہ دیگر شرکا بھی موجود تھے۔

دارالافتاء جامعہ نظامیہ کے اوقات کار

حیدرآباد: 14 رمارچ (پریس نوٹ) دارالافتاء جامعہ نظامیہ کے اوقات کار' رمضان المبارک کے تعطیلات کے پیشِ نظر 15 شعبان المعظم 1444 تا 8 شوال المکرم 1444ھ سے ہفتہ میں صرف دو (۲) دن جمعرات اور اتوار صبح 10:00 تا 1:00 بجے دن' رہیں گے۔ عامۃ المسلمین از راہِ کرم ان اوقات کو نوٹ فرمالیں۔ مسائل کے دریافت کرنے اس فون نمبر (2 4 5 7 6 7 7 2) اور سوالات ای میل Fatwajamianizamia@yahoo.com پر بھی ارسال کرسکتے ہیں۔

جدہ میں اقبال اکیڈیمی کا قیام

حیدرآباد۔ 14 رمارچ (پریس نوٹ) اقبال اکیڈیمی کے پریس نوٹ کے بموجب صدر اکیڈیمی جناب محمد ضیاء الدین نیئر نے جدہ میں اقبال اکیڈیمی کی شاخ کے قیام کی منظوری دیدی ہے۔ اس ضمن میں عہدیداروں سے مشاورت کے بعد صدر اکیڈیمی جناب محمد ضیاالدین نیئر نے اقبال اکیڈمی جدہ کے عہدیداروں کے ناموں کا اعلان کیا جن میں سید محمود ہاشمی صدر اور جناب محمد فہیم نائب صدر و معتمد عمومی کے علاوہ سراج وہاب' محمد عبدالمجیب صدیقی' اعجاز احمد خان' شمیم کوثر' محمد آصف قادری' یوسف اللہ توصیف خان' سید عبدالوہاب قادری' محمد مرتضیٰ شریف' حافظ محمد حیدر علی خان اور محمد عبدالقدیر قریشی (ارکان) شامل ہیں۔

مولانا غیاث احمد رشادی کی عام فہم درس قرآن کی چھ جلدیں مکمل 19 رمارچ کو تقریب رونمائی

حیدرآباد: 14 رمارچ (پریس نوٹ) سرزمین دکن میں دروس کی شکل میں لکھی گئی اپنی نوعیت کی پہلی تفسیر بنام "عام فہم درسِ قرآن" (چھ جلدیں مکمل) مفسر مولانا غیاث احمد رشادی صدر صفا بیت المال انڈیا کے رسم اجراء کے موقع پر منبر و محراب فاؤنڈیشن انڈیا و رشادی پبلشرز حیدرآباد کے زیر اہتمام اجلاس عام بعنوان ہر گھر کے ہر فرد کا قرآن حکیم سے تعلق، موجودہ حالات میں دینی و ملی تقاضے بتاریخ / 19 مارچ 2023ء / 26 شعبان المعظم 1444ھ بروز اتوار صبح دس بجے تا ظہر، بمقام روز گارڈن چمپا پیٹ روڈ حیدرآباد، زیر سرپرستی عارف باللہ حضرت مولانا شاہ جمال الرحمٰن مفتاحی صاحب دامت برکاتہم، زیر نگرانی حضرت مولانا حافظ پیر شبیر احمد صاحب صدر جمعیۃ العلماء تلنگانہ و آندھرا، زیر صدارت مولانا غیاث احمد رشادی صاحب مدظلہ زیر انتظام جناب الحاج عادل احمد خان صاحب ٹرسٹی و مولانا عبدالمجید تبریز القاسمی صاحب ٹرسٹی منعقد ہوگا۔ مولانا غیاث احمد رشادی نے بڑی عرق ریزی سے تقریباً پانچ ہزار صفحات اور دو ہزار چارسو دروس پر مشتمل سہل انداز میں تیس پاروں کی جو تفسیر چھ جلدوں میں تحریر کی ہے جس کو منبر و محراب فاؤنڈیشن اور رشادی پبلشرز نے کثیر صرفہ سے شائع کر رہا ہے اس تفسیر کی رسم رونمائی شہر و ریاست ممتاز اکابر علماء کرام و معززین شہر کی موجودگی میں عمل میں آئے گی، دکن کی سرزمین میں لکھی گئی اس مثالی تفسیر کو پہلے مرحلہ میں جنوبی ہند کی مختلف ریاستوں کے قریہ جات میں قائم چار ہزار مساجد تک پہنچانے کا عملاً آغاز بھی اس موقع پر کیا جائے گا اور سینکڑوں ائمہ مساجد کی خدمت میں بطورِ ہدیہ یہ تفسیری مجموعہ پیش کیا جائے گا۔ اس اجلاس میں موجودہ دور کے دینی و ملی تقاضوں کے پیش نظر منبر و محراب فاؤنڈیشن انڈیا نے نوجوان لڑکیوں وخواتین کی دینی تربیت کے لئے جو مراکز نسوان قائم کی ہیں نیز اسکولی طلباء کے اخلاق و کردار کے لئے جو بیسٹ کیرکٹر پروگرام وسیع پیمانے پر چلایا ہے اس کی تفصیلات پیش کی جائیں گی۔ چوں کہ منبر و محراب فاؤنڈیشن انڈیا نے عام فہم درس قرآن کی وسیع پیمانہ پر اشاعت کا عزم کیا ہے اور پہلے مرحلہ میں چار ریاستوں کی چار ہزار ایسی مساجد تک اس تفسیر کو بطور ہدیہ پہنچانے کا نشانہ رکھا ہے اس وسیع پروجیکٹ کے لئے اہلِ خیر سے اپیل کی جارہی ہے کہ وہ اپنی جانب سے اور اپنے مرحومین کی جانب سے اور اپنے افراد خاندان کی جانب سے اپنی اپنی حیثیت سے اس تفسیری مجموعہ کو پہنچانے میں حصہ لیں۔ تقریباً پانچ ہزار صفحات پر مشتمل جملہ چھ جلدوں کی اس تفسیر "عام فہم درس قرآن" کی اصل قیمت 4500/- روپئے ہے لیکن دیہاتوں میں قائم مساجد تک وسیع پیمانہ پر پہنچانے کی غرض سے اس کو اصل لاگت پر صرف 2500/- روپئے میں فراہم کی جارہی ہے واضح ہو کہ یہ رعایتی قیمت صرف دیہاتوں تک پہنچانے کی غرض سے حصہ لینے والوں کے لئے ہے تاہم رشادی پبلشرز سے یہ تفسیری مجموعہ اجراء کے دن مقام اجلاس کے باب الداخلہ پر اور اس کے بعد دفتر رشادی پبلشرز واقع مسجد الفلاح واحد نگر سے راست حاصل کرنے پر 3000/- روپئے میں فروخت کرے گا جو حضرات اس اجلاس سے خریدنا چاہتے ہوں وہ اس رعایت سے استفادہ کرسکتے ہیں اس کے علاوہ حیدرآباد کے دینی کتب خانوں میں بھی دستیاب رہے گی جس کی قیمت 4500/- روپئے ہوگی اور اس میں رعایت کرنا ان کی صوابدید پر ہوگا۔ درخواست ہے کہ قرآن مجید سے اپنی وابستگی کو مزید مستحکم کرنے کے لئے آپ اپنے اعزہ واقارب نیز دوست واحباب کے ساتھ شرکت فرمائیں۔ نوٹ: خواتین کے لئے بھی پردہ کا معقول نظم رہے گا۔ آپ کے قیمتی وقت کے احساس کو ملحوظ رکھتے ہوئے اجلاس کا بروقت آغاز ہوگا۔

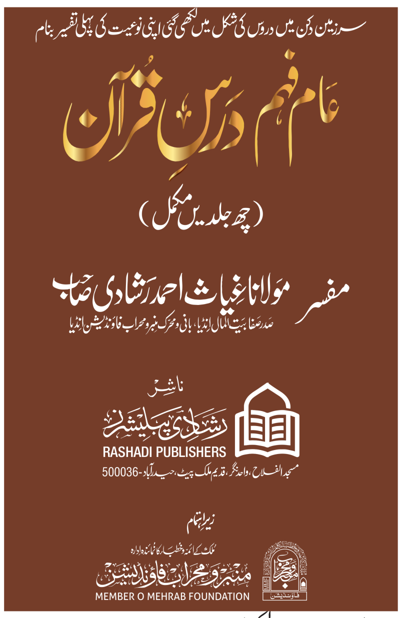

پیپر لیک معاملہ میں طلبہ تنظیموں اور بیروزگار نوجوانوں کے احتجاجی مظاہرے

تلنگانہ پبلک سرویس کمیشن کے دفتر کا بورڈ توڑ دیا گیٹ پھلانگ کر دفتر میں داخل ہونے کی کوشش

حیدرآباد 14 مارچ (عصر حاضر نیوز) بی جے پی کی طلبہ تنظیموں نے حیدرآباد میں تلنگانہ پبلک سرویس کمیشن کے دفتر کے قریب احتجاج کیا۔احتجاجیوں نے شکایت کی کہ وہ پیپر لیک معاملہ سے مستحق امیدواروں سے ناانصافی ہوئی ہے۔مظاہرین نے پبلک سرویس کمیشن کے دفتر کا بورڈ توڑ دیا اور گیٹ پھلانگ کر دفتر میں داخل ہونے کی کوشش کی۔حالات کشیدہ ہوتے ہی پولیس نے مظاہرین کو زبردستی وہاں سے ہٹادیا۔احتجاجیوں نے برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کئی طلبہ ملازمت کیلئے برسوں سے تعلیم حاصل کررہے ہیں تاہم پیپر کے لیک ہونے کے نتیجہ میں ان سے دھوکہ ہوا ہے اور، ناانصافی کی جارہی ہے۔انہوں شبہ ظاہر کیا کہ گروپ ون اور دوسرے مسابقتی امتحانات کے پیپر بھی لیک ہوئے ہیں۔انہوں نے سوال کیا کہ کمیشن نے امتحانی پرچوں کو محفوظ کیوں نہیں رکھا۔انہوں نے برسرخدمت جج سے اس معاملے کی جانچ کا مطالبہ کیا۔ پولیس نے بی جے پی طلبہ یونینوں کے رہنماؤں کو گرفتار کرلیا۔علاوہ ازیں تلنگانہ پبلک سرویس کمیشن کے دفتر سے مسابقتی امتحان کے پیپر لیک معاملہ میں حیدرآباد کے چکڑ پلی لائبریری کے قریب احتجاج کیا گیا جس میں نوجوانوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔انہوں نے مطالبہ کیا کہ پیپر لیک ہونے کے ذمہ داروں کو سخت سزادی جائے۔انہوں نے الزام لگایا کہ کمیشن کی لاپرواہی کے نتیجہ میں یہ واقعہ پیش آیا۔انہوں نے اس معاملہ میں صدرنشین کمیشن جناردھن ریڈی سے استعفی کا مطالبہ کیا۔تلنگانہ جنا سمیتی کے سابق صدر پروفیسر کودنڈارام نے ان بے روزگار نوجوانوں کے احتجاج کی حمایت کی۔انہوں نے کہا کہ طلباء کی تشویش جائز ہے۔انہوں نے کہا کہ ٹی ایس پی ایس سی میں پیپر لیک ہونے کا معاملہ فکرمندی کا سبب بنا ہوا ہے جس کی جانچ ہونی چاہئے۔انہوں نے ذمہ داروں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا اور ساتھ ہی تمام بیروزگاروں کو مشورہ دیا کہ انصاف ملنے تک مل کر جدوجہد کریں۔نیز تلنگانہ کی

حکمران جماعت بی آر ایس کی طلبہ تنظیم بی آر ایس وی اور دیگر طلبہ تنظیموں نے حیدرآباد میں راج بھون کے قریب احتجاجی مظاہرہ کیا جس سے کچھ دیر کیلئے کشیدگی پھیل گئی۔احتجاجیوں نے کامن رکروٹمنٹ بورڈ بل کی منظوری کا گورنر سے مطالبہ کیا جو ان کے پاس کافی عرصہ سے زیرالتوا ہے۔ان احتجاجیوں نے اپنے مطالبہ کی حمایت میں ہاتھوں میں پلے کارڈس تھام کر نعرے بازی کی۔ پولیس نے ان احتجاجیوں کو وہاں سے ہٹاتے ہوئے پولیس کی گاڑی کے ذریعہ پولیس اسٹیشن منتقل کردیا۔

تلنگانہ کے نئے سکریٹریٹ کے افتتاح کی تیاریاں جاری

حیدرآباد 14 مارچ (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ کے نئے سکریٹریٹ کے افتتاح کی تیاریاں جاری ہیں۔وزیراعلی کے چندرشیکھرراو نے 30 اپریل کو اس کا افتتاح کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔وزیراعلیٰ نے پہلے ہی عہدیداروں اور انجینئروں کو اس کے مطابق کام تیز کرنے کی ہدایت دی ہے۔تمام اہم کام مکمل ہوچکے ہیں۔سکریٹریٹ کی عمارت کے کاموں کو حتمی شکل دی جارہی ہے۔فرنیچر، پینٹنگ، لینڈ سکیپنگ، ایلیویشن، نیٹ ورکنگ وغیرہ کے کام تیزی سے جاری ہیں۔آرکیٹیٹ آسکر پونی نے سکریٹریٹ ماڈل کے سلسلہ میں ایک ویڈیو جاری کیا ہے۔سکریٹریٹ کی نئی عمارت کا ماڈل، عمارت میں موجود چیمبرس، میٹنگ ہال، داخلی دروازے،لان،فوارے،عمارت کے اردگرد کی چوڑی سڑکیں، کامپلکس مندر، چرچ، مسجد وغیرہ واضح طور پر اس ویڈیو میں دکھائے گئے ہیں۔

تلنگانہ میں انٹرمیڈیٹ امتحان۔وزیرزراعت کی طلبہ سے نیک خواہشات اور اہم مشورے

حیدرآباد 14 مارچ (اسٹاف رپورٹر) تلنگانہ میں کل سے انٹرمیڈیٹ امتحانات کا آغاز ہوگا۔وزیرزراعت نرنجن ریڈی نے ایک بیان میں طلباء کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا اور ان کو اہم مشورے بھی دیئے۔انہوں نے کہا کہ طلبہ امتحانات سے نہ گھبرائیں بلکہ ہمت سے امتحان دیں۔نصف شب تک پڑھنا بالکل بھی ٹھیک نہیں ہے۔رات 10:30 بجے سوجائیں اور صبح 5:30 بجے بیدار ہوں۔ہرروز کم ازکم 7 گھنٹے کی نیند حاصل کریں۔تعلیم میں خلل ڈالنے والی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔پڑھائی کے دوران موبائل فون اور ٹی وی کو بند کردینا چاہیے۔امتحان میں جانے سے پہلے ہال ٹکٹ ساتھ رکھنا یقینی بنائیں۔ایک دن پہلے امتحانی مرکز کا دورہ کریں۔انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ امتحان کے لیے درکار قلم، پیڈ، پنسل، ربڑ ایک دن پہلے تیار کرلیں۔کم ازکم آدھا گھنٹہ پہلے امتحانی مراکز پر جائیں اور ہال ٹکٹ کے نمبر چیک کریں۔گرمی کے موسم کے پیش نظر ہر شخص کو صبح سویرے ناشتہ کرلیں اور پانی کی بوتل اپنے ساتھ رکھیں۔سیل فون اور ڈیجیٹل گھڑیاں امتحانی مراکز میں نہ لے جائیں۔

تلنگانہ میں منگل کو سب سے زیادہ بجلی کی کھپت درج کی گئی: سی ایم ڈی ٹرانسکو پربھا کرراؤ

حیدرآباد 14 مارچ (یواین آئی) ٹرانسکو کے سی ایم ڈی پربھا کرراؤ نے کہا ہے کہ منگل کو تلنگانہ کی تاریخ میں سب سے زیادہ بجلی کی کھپت دیکھی گئی۔مارچ کے مہینے میں توقع کے مطابق بجلی کی طلب 15 ہزار میگاواٹ ریکارڈ کی گئی۔پربھا کرراؤ نے انکشاف کیا کہ منگل کی صبح 15,062 میگاواٹ بجلی استعمال کی گئی۔پیر کو 14 ہزار 138 میگاواٹ بجلی استعمال کی گئی تھی۔انہوں نے کہا کہ ریاست میں بجلی کی کھپت دن بہ دن بڑھ رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ زیرکاشت رقبہ میں اضافہ اور صنعتی ضروریات میں اضافہ کے باعث بجلی کی طلب میں اضافہ ہوا ہے۔بتایا گیا ہے کہ ریاست میں بجلی کی جملہ طلب کا 37 فیصد زرعی شعبہ کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔اس موقع پر مسٹر راو نے کہا کہ تلنگانہ وہ ریاست ہے جو ملک میں زرعی شعبہ کے لیے سب سے زیادہ بجلی استعمال کرتی ہے۔گزشتہ سال مارچ کے مہینے میں سب سے زیادہ 14,160 میگاواٹ بجلی کی کھپت ہوئی تھی۔گزشتہ دسمبر میں 14,750 میگاواٹ بجلی استعمال کی گئی تھی۔انہوں نے کہا کہ منگل کو 15,062 میگاواٹ بجلی استعمال کی گئی۔انہوں نے پیش قیاسی کی کہ مارچ کے مہینے میں 15 ہزار میگاواٹ تک برقی کی مانگ درج کی جائے گی۔بغیر کسی رکاوٹ کے بجلی کی سپلائی کے لیے تمام انتظامات پہلے سے کیے گئے ہیں۔ایک اندازے کے مطابق رواں سال کے موسم گرما کے دوران 16000 میگاواٹس سے زائد کی طلب ہوگی۔

خواتین کو ریزرویشن،کویتا کا دہلی میں گول میز اجلاس

حیدرآباد 14 مارچ (عصر حاضر نیوز) خواتین کو پارلیمنٹ اور ریاستی اسمبلیوں میں ریزرویشن فراہم کرنے کے مطالبہ پر قومی دارالحکومت میں ایک روزہ بھوک ہڑتال کے بعد اب تلنگانہ کی حکمران جماعت بی آر ایس کی رکن قانون ساز کونسل وصدر بھارت جاگروتی تنظیم کی صدر کے کویتا اسی مسئلہ پر دہلی میں ایک اور پروگرام کرنے جارہی ہیں۔کویتا گول میز اجلاس کا اہتمام کررہی ہیں جو 15 مارچ کو 3 بجے دن تا 5 بجے شام ہوٹل لی میریڈین نئی دہلی میں ہوگا۔اس موقع پر سیاسی جماعتوں، سیول سوسائیٹز، خواتین تنظیموں اور دیگر قومی تنظیموں کے ذمہ داروں کے ساتھ تبادلہ خیال ہوگا۔اس میں شرکت کرنے والے شرکا کی فہرست کل جاری کی جائے گی۔

کالیشورم میں بدعنوانیوں کا الزام،شرمیلا کا دہلی میں احتجاج

حیدرآباد 14 مارچ (عصر حاضر) وائی ایس آر تلنگانہ پارٹی کی صدر وائی ایس شرمیلا نے دہلی کے جنتر منتر پر احتجاج کیا۔انہوں نے مطالبہ کیا کہ کالیشورم پروجیکٹ کی تعمیر میں ہوئی بدعنوانیوں کی سی بی آئی اور ای ڈی سے تحقیقات کروائی جائے۔انہوں نے کہا کہ اس پروجیکٹ کی تعمیر میں رشوت خوری ہوئی ہے۔اس موقع پر وائی ایس آر تلنگانہ پارٹی لیڈروں اور کارکنوں نے نعرے لگائے۔شرمیلا نے وزیراعلی تلنگانہ کے چندرشیکھرراو پر کالیشورم پروجیکٹ کے نام پر ہزاروں کروڑ روپئے کمیشن وصول کرنے کا الزام لگایا۔انہوں نے کہا کہ ری ڈیزائننگ کے نام پر کالیشورم پروجیکٹ کی لاگت تین گنا کردی گئی ہے۔انہوں نے الزام لگایا کہ کالیشورم پروجیکٹ صرف کمیشن کے لیے بنایا گیا تھا۔یہ پروجیکٹ ملک کا سب سے بڑا گھوٹالہ ہے۔انہوں نے کہا کہ 38 ہزار کروڑ کے پروجیکٹ کو بڑھا کر ایک لاکھ 50 ہزار کروڑ کردیا گیا ہے۔پروجیکٹ کی تعمیراتی لاگت میں تین گنا اضافہ کیا گیا ہے۔اس پروجیکٹ سے لوگ بے گھر ہوگئے ہیں۔انہوں نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ یہ پروجیکٹ بغیر معیار کے بنایا گیا اور ہر سال ہزاروں ایکڑ کی فصلیں زیرآب آرہی ہیں۔اس پروجیکٹ کے ذریعہ وزیراعلی آر نے تلنگانہ کے ساتھ ساتھ ملک کے عوام کو بھی دھوکہ دیا ہے اور یہ 2 جی اور کوئلہ گھوٹالہ سے بھی بڑا گھوٹالہ ہے۔پروجیکٹ کو ری ڈیزائن کرنے کے نام پر ایک لاکھ 20 ہزار کروڑ کی لاگت سے صرف 18 لاکھ 25 ہزار 700 ایکڑ اراضی کو پانی فراہم کرنے کے لیے یہ پروجیکٹ بنایا گیا تھا۔انہوں نے کہا کہ اتنا خرچ کرنے کے بعد کالیشورم کے ذریعہ صرف ایک لاکھ 50 ہزار ایکڑ اراضی کو پانی دیا گیا۔انہوں نے کہا کہ تعمیراتی کاموں کے آڈٹ کی ضرورت ہے۔

اردو یونیورسٹی اور جامعۃ النیل الابیض،سوڈان میں یادداشت مفاہمت

حیدرآباد،14 مارچ (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے آج جامعۃ النیل الابیض (وائٹ نائل یونیورسٹی)، کوستی، سوڈان کے ساتھ ایک یادداشت مفاہمت پر دستخط کیے۔ یادداشت کا مقصد دونوں جامعات کے درمیان تعلیم،تحقیق اور ترقیاتی سرگرمیوں کو فروغ دینا ہے۔ 1999 میں قائم کردہ جامعۃ النیل، سوڈان کی وزارت اعلیٰ تعلیم و سائنسی ریسرچ سے مسلمہ حیثیت رکھتی ہے۔مانو کی جانب سے پروفیسر صدیقی محمد محمود، او ایس ڈی II و رجسٹرار انچارج نے یادداشت پر دستخط کیے جبکہ پروفیسر السمانی عبدالمطلب احمد، صدرنشین بورڈ آف ٹرسٹیز نے جامعۃ النیل کی جانب سے دستخط کیے۔اس موقع پر پروفیسر الشاذلی عیسیٰ حمد، وائس چانسلر، جامعۃ النیل اور پروفیسر شگفتہ شاہین او ایس ڈی I، مانو بھی موجود تھیں۔ پروفیسر صدیقی محمد محمود اور پروفیسر الشاذلی عیسیٰ حمد نے اپنے مختصر خطاب میں یادداشت پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر، مانو کا شکریہ ادا کیا۔پروفیسر علیم اشرف جائسی، ڈین بہبودیِ طلبہ و صدر شعبہ عربی نے خیر مقدم کیا۔ یادداشت مفاہمت 5 سال کے لیے کی گئی ہے۔ دونوں جامعات نے تدریس و تحقیق کے باہمی دلچسپی کے شعبوں میں طلبہ اور اساتذہ کے تبادلہ سے اتفاق کیا ہے۔آن لائن پروگرامس، باہمی تحقیقی پراجیکٹس، کانفرنس اور مشترکہ کورسز وغیرہ یادداشت مفاہمت کا حصہ ہیں۔

کسی وجہ کے بغیر اندرون 3 ماہ مسجد کو ہٹانے الہ آباد ہائی کورٹ کے احکامات ناقابل فہم، صدر تعمیر ملت کا ردعمل

حیدرآباد۔ 14 / مارچ (پریس نوٹ) صدر کل ہند مجلس تعمیر ملت جناب محمد ضیاءالدین نیئر نے سپریم کورٹ کی جانب سے الہ آباد ہائی کورٹ احاطہ سے مسجد کو ہٹانے کے احکامات کی مذمت کی اور کہا کہ وقف مسجد ہائی کورٹ اور یوپی سنی سنٹرل وقف بورڈ کی درخواستوں کو مسترد کرتے ہوئے جسٹس ایم آر شاہ اور سی ٹی روی کمار کی بنچ نے بلاکسی وجوہات کے درخواست گزاروں کو مسجد کو ہٹانے کیلئے 3 ماہ کا جو وقت دیا ہے وہ ناقابل فہم ہے اور کہا کہ ہائی کورٹ کی مسجد سنی سینٹرل وقف بورڈ میں درج رجسٹرڈ اور 1981 سے باقاعدہ نمازوں کی ادائیگی کے باوجود ہائی کورٹ کی جانب سے مسجد کو ہٹانے کا حکم عدلیہ میں بھی زعفرانی ذہنیت کے حامل افراد کے غالب ہونے کا خدشہ ظاہر کررہا ہے جب کہ جس جگہ مسجد بنائی جاتی ہے وہ جگہ تاقیامت مسجد ہی رہے گی جس کی منتقلی شریعت میں مداخلت ہوگی اور یہی وجہ ہے کہ مسجد کو قانونی طور سے بچانے کیلئے ہی سپریم کورٹ کا رخ کیا گیا تھا لیکن وہاں بھی مسلمانوں کو مایوسی ہاتھ آئی اور سپریم کورٹ نے درخواست گزار کو اندرون 3 ماہ مسجد کے تخلیہ کے احکامات جاری کردیئے جس کی وجہ سے عدلیہ پر مسلمانوں کا اعتماد ختم ہوتا جارہا ہے اور مسلمانوں میں بے چینی پائی جارہی ہے۔ سپریم کورٹ کا یہ استدلال کہ درخواست گزار کو مسجد کیلئے یہ جگہ لیز پر دی گئی تھی وہ بھی ناقابل قبول ہے جب کہ مسجد کا وقف ریکارڈ متعلقہ سنی وقف بورڈ میں موجود ہے۔انہوں نے کہا کہ مسجد کو ہٹانے کے خلاف مفاد عامہ کے تحت درخواست داخل کرنے سے قبل ہی دو ججوں کی جانب سے مسجد کا معائنہ کرنے کے بعد مسجد کی موجودگی پر اظہار اطمینان کیا گیا تھا جس کے ساتھ ہی مسلمانوں میں مثبت توقعات پائی گئی تھیں لیکن اب ملک کی سب سے بڑی عدلیہ کے احکامات سے مسلمانوں میں تشویش پائی جارہی ہے اور مساجد کی موجودگی پر عدلیہ کا اعتراض قانونی پہلوؤں میں مداخلت کے مترادف ہوگا۔

عصرِ حاضر ای پیپر
ASR-E-HAZIR

ایران سعودی تعلقات کی بحالی سے ہندوستان کا فائدہ یا نقصان؟

گذشتہ دس برسوں میں انڈیا کی خارجہ پالیسی میں جو بڑی تبدیلیاں آئی ہیں ان میں سے ایک بڑی تبدیلی خلیجی ممالک کے ساتھ انڈیا کے بدلتے ہوئے تعلقات بھی ہیں۔ جب سے انڈیا میں نریندر مودی برسراقتدار آئے ہیں اس وقت سے اِس خطے کو زیادہ گہرائی اور سٹریٹیجک نقطہ نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ بات انڈیا کے وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے اُس وقت کہی جب اُن سے متحدہ عرب امارات، سعودی عرب اور دیگر خلیجی ممالک کے ساتھ انڈیا کے بدلتے ہوئے تعلقات کے بارے میں سوال پوچھا گیا۔کئی اہم شعبوں میں خلیجی ممالک کے ساتھ انڈیا کا تعاون مسلسل بڑھ رہا ہے۔ انڈیا ان خلیجی ممالک کے ساتھ توانائی اور سلامتی کے شعبوں میں کام کر رہا ہے اور بیشتر خلیجی ممالک کے ساتھ انڈیا کے اچھے تعلقات ہیں۔ اس تعلق میں سب سے اہم تیل اور گیس کا کاروبار ہے۔ اس کے علاوہ خلیجی ممالک انڈین شہری بڑی تعداد میں کام کرتے ہیں اور زرمبادلہ اپنے وطن واپس بھیجتے ہیں جو اس رشتے کا اہم پہلو ہے۔ گذشتہ سال انڈیا اور متحدہ عرب امارات کے درمیان ایک 'جامع اقتصادی شراکت داری معاہدہ' (سی ای پی اے) ہوا تھا۔ اس معاہدے کے تحت تجارت بڑھانے کے ساتھ ساتھ سروسز اور سرمایہ کاری بڑھانے پر بھی زور دیا گیا ہے۔ انڈیا سب سے زیادہ خام تیل عراق سے خریدتا ہے، اس کے بعد سعودی عرب کا نمبر آتا ہے۔ تاہم، اس ماضی قریب میں انڈیا کی جانب سے روس سے خام تیل کی درآمد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ اس صورتحال میں سعودی عرب اور ایران کے بدلتے تعلقات اور اس کے پس منظر میں انڈیا کے کردار پر بھی ملک میں بحث چھڑ گئی ہے۔ چین بھی اس بحث کا ایک اہم حصہ ہے جس کی ثالثی میں سعودی عرب اور ایران سفارتی تعلقات بحال کرنے پر راضی ہوئے ہیں۔ کیا سعودی عرب اور ایران میں ہونے والا معاہدہ انڈیا کے لیے فائدہ مند ہے یا نقصاندہ، اس پر آگے چل کر بات، پہلے سرسری نظر اس معاہدے پر ڈال لیتے ہیں۔ مشرق وسطیٰ میں کئی دہائیوں سے دشمنی رکھنے والے سعودی عرب اور ایران کے تعلقات اب تبدیل ہوتے نظر آ رہے ہیں۔ دونوں ممالک نے سفارتی تعلقات کی بحالی کا اعلان کیا ہے۔ دونوں نے دو ماہ کے اندر سفارت خانہ کھولنے اور ایک دوسرے کی خودمختاری کا احترام کرنے اور اندرونی معاملات میں مداخلت نہ کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ اس فیصلے کا اعلان چین میں دونوں ممالک کے نمائندوں کے درمیان چار روزہ مذاکرات کے بعد کیا گیا ہے۔ جمعہ کے روز ایران کے اعلیٰ سکیورٹی اہلکار علی شمخانی اور سعودی عرب کے سکیورٹی مشیر موسید بن محمد العبان نے اس معاہدے پر دستخط کیے۔ اس موقع پر چین کے اعلیٰ سفارتکار وانگ یی بھی موجود تھے۔ انھوں نے معاہدے کو مذاکرات اور امن کی فتح قرار دیا۔ یہ بھی کہا کہ چین مشکل عالمی مسائل کے حل میں تعمیری کردار ادا کرتا رہے گا۔ ایسے میں انڈیا کے تناظر میں یہ دیکھنا ضروری ہو جاتا ہے کہ خلیجی ممالک میں انڈیا کے مفادات، امریکہ کی کم ہوتی ہوئی دلچسپی اور چین کی جانب سے اپنا اثر و رسوخ بڑھانے کی کوششوں میں کیا تبدیلی آئے گی۔ اس سوال کا جواب جاننے سے قبل ایران، سعودی عرب، اسرائیل اور امریکہ کے درمیان ٹکراؤ کی صورتحال اور انڈیا کو درپیش مشکلات کو سمجھنا ضروری ہے۔ ایران اور سعودی عرب کے تعلقات کیسے خراب ہوئے؟ سات سال قبل ایران اور سعودی عرب نے ایک بڑے تنازع کے بعد اپنے سفارتی تعلقات منقطع کر لیے تھے۔ سعودی عرب میں ایک معروف شیعہ عالم کو پھانسی دیے جانے کے بعد 2016 میں ایرانی مظاہرین تہران میں سعودی سفارت خانے میں گھس گئے تھے۔ اس کے بعد سے سنی اکثریتی سعودی عرب اور شیعہ اکثریتی ایران کے درمیان کافی کشیدگی پائی جاتی ہے۔ سعودی عرب اور ایران کے درمیان دشمنی کا آغاز 1979 میں ایرانی انقلاب کے فوراً بعد ہوا تھا۔ تب ایران نے تمام مسلم ممالک میں بادشاہت ختم کر کے مذہب کی حکمرانی کے نفاذ کی دعوت دی تھی۔ سنہ 1981 میں عراق نے ایران پر حملہ کیا جس میں سعودی عرب نے عراق کا ساتھ دیا۔ فی الحال سعودی عرب اور ایران شام، یمن، لبنان اور لیبیا میں جاری تنازعات میں آپس میں الجھے ہوئے ہیں۔ ان ممالک کی الجھن اور ٹکراؤ میں امریکہ اور اسرائیل کے مفادات نے صورتحال کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔ کیونکہ انڈیا کے مفادات دونوں ممالک سے جڑے ہوئے ہیں، اس لیے انڈیا کو اپنی خارجہ پالیسی میں توازن برقرار رکھنا ہوتا ہے۔ لیکن اگر ماہرین کی بات مانی جائے تو اس وقت صورتحال انڈیا کے لیے قدرے سازگار نظر آ رہی ہے کیونکہ انڈیا کے دو دوست جو پہلے ایک دوسرے کے دشمن تھے اب دوست بن رہے ہیں۔ جواہر لال نہرو یونیورسٹی میں مغربی ایشیا کے ماہر پروفیسر اے کے پاشا کہتے ہیں کہ 'ایران اور سعودی عرب کے باہمی تعلقات کا خلیجی ممالک اور پوری دنیا پر اثر پڑا۔ دونوں ممالک کے باہمی مسائل عالمی مسائل بن چکے ہیں۔ دوسرے ممالک بھی اس میں شامل ہو گئے جیسے مصر، ترکی، روس اور چین بھی بالواسطہ طور پر اس میں شامل ہو گئے۔' جہاں تک انڈیا کا تعلق ہے تو ایران کے ایٹمی پروگرام کے سبب امریکی دباؤ کی وجہ سے انڈیا کو ایران کے ساتھ اپنی تجارت کم کرنا پڑی۔ دھیرے دھیرے جب یہ معاملہ مزید پیچیدہ ہو گیا تو انڈیا نے خلیجی ممالک جیسے متحدہ عرب امارات، سعودی عرب اور بحرین کے ساتھ گہرے تعلقات استوار کرنے شروع کر دیے۔ ساتھ ہی ایران انڈیا سے دور ہوتا چلا گیا اور چین سے اس کی قربت بڑھتی گئی۔' اے کے پاشا کہتے ہیں کہ 'انڈیا کے لیے یہ مشکل تو رہا ہے، لیکن اس سے ابھی تک اسے زیادہ نقصان نہیں پہنچا ہے۔' تاہم اے کے پاشا ایران اور سعودی عرب کے حالیہ فیصلے پر فوری طور پر کوئی نتیجہ اخذ کرنا درست نہیں سمجھتے۔ ان کا کہنا ہے کہ ایران اور سعودی عرب کے درمیان ان سفارتی تعلقات کو کچھ عرصے کے لیے دیکھنا پڑے گا۔ انڈیا پر اس کے فوری اثرات نظر نہیں آتے۔ یہ ایک اچھا قدم ہے۔ لیکن انڈیا کو سوچنا چاہیے کہ چین نے اس کا فائدہ اٹھایا ہے۔ جواہر لال نہرو یونیورسٹی کے سینٹر فار ساؤتھ ایشین سٹڈیز کے پروفیسر سنجے بھاردواج عرب ممالک میں چین کے بڑھتے ہوئے کردار کو انڈیا کے لیے توجہ کا موضوع سمجھتے ہیں لیکن ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ موجودہ تبدیلی میں چین کے کردار کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا جا رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ 'یہ کہنا مکمل طور پر درست نہیں ہے کہ سعودی عرب اور ایران کے درمیان مذاکرات میں چین کا اہم کردار ہے۔ سعودی عرب اور ایران گذشتہ تین چار سالوں سے اپنے تعلقات کو بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ غیر رسمی بات چیت جاری تھی۔ لیکن، اب اسے رسمی شکل دی جانی تھی، اس لیے معاملہ آگے بڑھایا گیا ہے۔' پروفیسر بھاردواج کہتے ہیں کہ 'انڈیا ایشیا کا ایک بہت اہم ملک ہے۔ انڈیا تیل اور قدرتی گیس کے لیے سعودی عرب اور ایران کے لیے اتنا ہی بڑا بازار ہے جتنا چین کے لیے۔ انڈیا کی معیشت بھی 6-7 فیصد کی شرح سے ترقی کر رہی ہے۔' 'انڈیا وسطی ایشیائی ممالک سے رابطے کے سلسلے میں ایران کے ساتھ بھی تعلقات کو مضبوط بنا رہا ہے۔ وہ چابہار بندرگاہ کو بھی ترقی دے رہا ہے۔ ایران اور سعودی عرب دونوں انڈیا کو ایک دوست ملک کے طور پر دیکھتے ہیں اور کشمیر پر نرم رویہ اپناتے ہیں۔' وہ کہتے ہیں کہ 'یہاں چین اور انڈیا دونوں کے اپنے اپنے سٹریٹجک، اقتصادی اور سیاسی مفادات ہیں۔ ان میں ایسا کوئی ٹکراؤ نہیں ہے جو انڈیا کے پڑوسی ممالک میں چین اور انڈیا کے درمیان نظر آتا ہے۔' 'پڑوسی ممالک کے معاملے میں انڈیا کو علاقائی سلامتی کے حوالے سے براہ راست چیلنج درپیش ہے۔ لیکن خلیجی ممالک کے سلامتی کے حوالے سے اپنے اپنے نظریے ہیں۔ اگر چین مشرق وسطیٰ میں اپنا اثر و رسوخ بڑھا رہا ہے تو توانائی کے شعبے میں مسابقت بڑھے گی لیکن سرمایہ کاری کے باقی مواقع دونوں ممالک کے لیے برابر رہیں گے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ انڈیا اور خلیجی ممالک کے درمیان انڈیا کے انتظامی مسائل اور سیاسی حساب کتاب بھی اہم ہو جاتا ہے اور یہاں کسی حد انڈیا کے ہاتھ تک بندھ جاتے ہیں۔ اے کے پاشا کہتے ہیں 'چین بیلٹ اینڈ روڈ انیشیٹو کے ذریعے اپنا اثر و رسوخ اور تجارت بڑھا رہا ہے، جو انڈیا کو بھی کرنا چاہیے، لیکن انڈیا کے پاس اتنا سرمایہ نہیں ہے جتنا چین کے پاس ہے۔' 'چین براہ راست سیاسی اثر و رسوخ بھی استعمال کر سکتا ہے جو انڈیا نہیں کرنا چاہتا۔ انڈیا امریکہ اور اسرائیل کو ناراض نہیں کرنا چاہتا۔ چین ایسا کر سکتا ہے کیونکہ امریکہ کے ساتھ اس کی براہ راست کشیدگی ہے۔' دوسری جانب سنجے بھاردواج کا کہنا ہے کہ انڈیا کو ڈیلیور کرنے میں تھوڑا وقت لگتا ہے کیونکہ یہ ایک جمہوری ملک ہے، چین کی طرح فیصلے نہیں لے سکتا۔ اسی لیے کسی بھی فیصلے پر عمل درآمد میں تاخیر ہوتی ہے۔ چین اس میں تھوڑا فائدہ اٹھا لیتا ہے۔

مضمون نگار: کملیش متھینی

اظہار رائے

مراسلہ نگار کی رائے سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں

کویتا اور کے سی آر کو اپنے کیے کا پھل مل رہا ہے

کروڑوں روپئے کے دہلی شراب اسکام میں مبینہ طور پر ملوث رکن قانون ساز کونسل کویتا اور انکے والد چیف منسٹر تلنگانہ کے سی آر سے حیدرآباد کے رکن پارلیمنٹ اسدالدین اویسی کی ہمدردی حیرت انگیز اور افسوسناک ہے۔

کویتا کو، کوئی شراب اسکام کی رانی اور کوئی کلو کویتا کہہ رہا ہے، شراب اسکام میں ملوث ہونے سے کویتا کی اور انکے ساتھ ساتھ تلنگانہ کی بھی پورے ملک میں بہت بدنامی ہو رہی ہے۔

یہ وہی کویتا ہے جو مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچا کر نرسمہا راؤ کی تعریفوں کے پل باندھا کرتی تھی اور اسکے والد کے سی آر نے اور دو قدم آگے بڑھکر نرسمہا راؤ کی بیٹی کو قانون ساز کونسل کی رکن بنایا تھا اور مسلمانوں کو بری طرح نظر انداز کرتے ہوئے نرسمہا راؤ کے تلنگانہ میں مجسمے نصب کئے اور کروڑوں روپئے کی تقاریب کا انعقاد عمل میں لایا تھا۔ یہ وہی کے سی آر ہیں جو کئی برس تک مودی اور بی جے پی کے خاص مددگار بن کر انہیں مستحکم کرتے رہے اور مسلمانوں کے خلاف کام کیا، مساجد کی شہادت اور ہجومی تشدد میں مسلمانوں کی شہادت پر خاموش تماشائی بنے رہے کبھی منہ نہیں کھولا، ان ہی کی حکومت میں پانچ مسلم قیدیوں کا منصوبہ بند انکاؤنٹر کیا گیا، مسلمانوں سے بارہ فیصد تحفظات کی وعدہ خلافی کی گئی، پارلیمنٹ میں بی جے پی کے مسلم مخالف بل منظور کروائے گئے، بقول صدر تلنگانہ کانگریس ریونت ریڈی مودی اور کے سی آر جڑواں بچوں کی طرح ہیں۔ غرض یہ کہ مسلمانوں کو ہمیشہ دھوکہ دیکر استعمال کیا گیا۔ اب بی جے پی امیت شاہ اور مودی کے سی آر اور انکے افراد خاندان کے دشمن بن کر جان کے پیچھے پڑ گئے ہیں، انکے کرپشن اور بدعنوانیوں پر سخت گرفت کرتے ہوئے خوب اچھال رہے ہیں اور انکے خلاف مبینہ طور پر ای ڈی کو استعمال کر رہے ہیں جس سے کے سی آر، انکے افراد خاندان اور بی آر ایس قائدین پریشان ہو کر تلملاتے ہوئے دہلی ای ڈی آفس کے چکر کاٹ رہے ہیں، اپنے آپ کو معصوم اور بے قصور بتانے کی کوشش کر رہے ہیں مگر حقیقت میں ایسا لگتا نہیں ہے۔ یہ سب انکی بد اعمالیوں اور کالے کرتوت کا نتیجہ ہے، ظاہر ہے جو جیسا کریگا ویسا بھریگا۔

زکریا سلطان، دبئی، متحدہ عرب امارات

سائنس وجود باری تعالیٰ کی منکر نہیں بلکہ متذبذب ہے

اس کائنات کا نظام کیسے اور کیونکر چل رہا ہے؟ اس معمہ کو حل کرنے میں ارباب حل وعقد صدیوں سے سرگرداں ہیں، بعض سائنس دانوں نے کہا کہ یہ کائنات خود بخود متحرک اور منظم ہے، بعض نے کہا کہ نہیں اسکے پیچھے کوئی طاقت کارفرما ہے، الغرض کائنات کے نظام کے متعلق آج تک سائنس دان کسی ایک نظریہ پر جمع نہیں ہو سکے ہیں، اکیسویں صدی عیسوی کا سب سے بڑا سائنس دان اسٹیفن ہاکنگ اپنی کشمکش اور نارسائی کو کس طرح واضح کرتا ہے ملاحظہ فرمائیں:

I do.I don't have a grudge against God" not want to give the impression that my work is about proving or disproving the existence My work is about finding a rational.of God framework to understand the universe "around us

BRIEF ANSWERS TO THE BIG)
(Page 27/QUESTIONS

ترجمہ: "مجھے خدا سے کوئی رنجش یا عداوت نہیں ہے! (یعنی میں خدا کے وجود کا ضدی طور پر منکر نہیں ہوں) میں یہ تاثر نہیں دینا چاہتا کہ میرا کام خدا کے وجود کو صحیح یا غلط ثابت کرنا ہے، میرا کام تو ہمارے اردگرد پھیلی ہوئی کائنات کو سمجھنے کے لئے ایک عقلی فریم ورک تلاش کرنے سے متعلق ہے"

اسٹیفن ہاکنگ کہہ رہا ہے کہ مجھے خدا کے وجود سے معاندانہ طور پر انکار نہیں یعنی اگر خدا کے وجود کا کوئی عقلی ثبوت مل جائے تو میں مان لونگا کہ خدا ہے، عقل کا یہی فریب شیطان نے امام رازی کو دینا چاہا تھا کہ خدا کے وجود کی کوئی عقلی دلیل پیش کرو، اللہ عز وجل نے امام رازی کے شیخ کے ذریعہ انکے ایمان کی حفاظت فرمائی اور امام رازی نے شیطان کو جواب دیا کہ میں خدا کو بغیر دلیل کے تسلیم کرتا ہوں!

اسٹیفن ہاکنگ کی تحریر سے دو بات معلوم ہوتی ہے ایک یہ کہ سائنس تاہنوز وجود باری تعالیٰ کے متعلق کشمکش اور کنفیوژن میں مبتلا ہے، دوسری بات یہ کہ ہدایت انسانی عقل سے نہیں بلکہ اسلام ہی کے راستے مل سکتی ہے، چاہے انسان اسٹیفن ہاکنگ کی طرح دنیا کا سب سے بڑا سائنس دان ہی کیوں نہ ہو جائے! کسی نے کیا خوب کہا ہے:

ترے نام سے جس کو نسبت نہ ہوگی
فسانہ تو ہوگا حقیقت نہ ہوگی

ازقلم: ابن عطاء اللہ بنارسی

یہ اپنی مرضی سے سوچتا ہے اسے اُٹھا لو
"اُٹھانے والوں" سے کچھ جدا ہے اِسے اُٹھا لو
وہ بے ادب اس سے پہلے جن کو اُٹھا لیا تھا
یہ ان کے بارے میں پوچھتا ہے اِسے اُٹھا لو
اسے بتایا بھی تھا کہ کیا بولنا ہے کیا نئیں
مگر یہ اپنی ہی بولتا ہے اِسے اٹھا لو
جنہیں "اُٹھانے" پہ ہم نے بخشے مقام و خلعت
یہ اُن سیانوں پہ ہنس رہا ہے اسے اٹھا لو
یہ پوچھتا ہے کہ امنِ عامہ کا مسئلہ کیوں
یہ امنِ عامہ کا مسئلہ ہے اِسے اٹھا لو
اِسے کہا تھا جو ہم دکھائیں بس اُتنا دیکھو
مگر یہ مرضی سے دیکھتا ہے اِسے اٹھا لو
سوال کرتا ہے یہ دیوانہ ہماری حد پر
یہ اپنی حد سے گزر گیا ہے اسے اٹھا لو

احمد فرہاد

www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

حیدرآباد: حج ہاؤس میں آتشزدگی

حیدرآباد: 14 رمارچ (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ حج ہاؤس کی عمارت میں پیر کی شام کو

زبردست آگ لگ گئی، اور کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ حکام کے مطابق آگ عمارت کی چوتھی منزل پر لگی جہاں تلنگانہ اسٹیٹ اردو اکیڈمی کا دفتر واقع ہے۔ آگ لگنے سے فرنیچر اور کچھ دستاویزات کو نقصان پہنچا۔ ذرائع نے بتایا کہ عملے نے تلنگانہ اسٹیٹ اردو اکیڈیمی کے دفتر سے دھواں اٹھتے دیکھا۔ انہوں نے فوری طور پر فائر کنٹرول کو مطلع کیا، جس کے بعد فائر ڈیپارٹمنٹ کو آگاہ کیا گیا۔ اردو اکیڈمی کے احاطے میں شام تقریباً 6:30 بجے آگ لگنے کی اطلاع ملتے ہی فائر ٹینڈر موقع پر پہنچ گئے اور حج ہاؤس میں موجود لوگوں کو فوری طور پر وہاں سے باہر نکال دیا گیا۔ اطلاع ملنے پر ریاستی اسمبلی اور گولی گوڑہ سے دو فائر ٹینڈر موقع پر پہنچ گئے اور بڑے پیمانے پر کارروائی کی۔ فائر مین نے حج ہاؤس کے عملے کے ساتھ مل کر ریکارڈ روم کا دروازہ توڑا اور دستاویزات کو بچانے میں کامیاب ہو گئے۔ فائر ڈیپارٹمنٹ کے حکام نے بتایا کہ ایک گھنٹے کے بعد افسران نے آگ پر قابو پالیا۔ اطلاع ملنے پر حکومت کے مشیر برائے اقلیتی امور اے کے خان موقع پر پہنچے اور دستاویزات کا معائنہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ آتشزدگی کے حادثات اور نقصانات کی انکوائری کی جائے گی۔ نقصان اور آگ لگنے کی وجہ جاننے کے لیے ٹیم تشکیل دی جائے گی۔

بغیر ٹکٹ سفر، دونوجوانوں کا کنڈیکٹر پر حملہ

ورنگل: 14 مارچ (عصر حاضر) احمد آباد سے چنئی جانے والی نوجیون سوپر فاسٹ ایکسپریس ٹرین میں دو نوجوانوں نے ٹکٹ کلکٹر ایل۔ کرن کمار پر حملہ کر دیا۔ یہ واقعہ تلنگانہ کے ضلع ورنگل میں پیش آیا۔ کھمم جی آر پی ایس سی آئی بھاسکر راؤ نے بتایا کہ محبوب آباد سے تعلق رکھنے والے جی وی تیجا اور ورنگل کا سمن، ٹکٹ کے بغیر ٹرین کی ایس ون بوگی میں بغیر ٹکٹ سفر کر رہے تھے۔ ان سے جب ٹی ٹی نے ٹکٹ مانگا تو دونوں نے اس پر حملہ کر دیا۔ اس واقعہ میں کرن کمار زخمی ہو گیا۔ ریلوے حکام کو اس بات کی اطلاع دی گئی جس کے بعد کرن کمار کو علاج کے لئے محبوب آباد ضلع اسپتال منتقل کیا گیا۔ کرن کمار کی شکایت پر دونوں حملہ آوروں کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا۔

نرمل میں پولیس کانسٹیبل لاپتہ

نرمل: 14 مارچ (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ کے ضلع نرمل میں پولیس کانسٹیبل لاپتہ ہو گیا۔ خانہ پور کے سب انسپکٹر کے شنکر نے کہا کہ یہ کانسٹیبل جس کی شناخت خانہ پور پولیس اسٹیشن کے کورٹ ڈیوٹی کانسٹیبل جی بھیمیش کے طور پر کی گئی ہے، 9 فروری کو ڈیوٹی انجام دینے کے بعد گھر واپس نہیں ہوا۔ اس کے خاندان نے پولیس سے اس خصوص میں شکایت کی جس کے بعد اس کی گمشدگی کا ایک معاملہ درج کر لیا گیا۔ اس کے سل فون کا پتہ چلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

جگتیال کے لڑکے نے امریکی لڑکی سے شادی کرلی

جگتیال: 14 مارچ (نامہ نگار) امریکی لڑکی اور تلنگانہ کا لڑکا شادی کے بندھن میں بندھ گئے۔ یہ انوکھی شادی تلنگانہ کے ضلع جگتیال میں انجام پائی۔ یہ لڑکا جس کی شناخت ضلع کے ملیال کے رہنے والے کے پربھو کے طور پر کی گئی ہے، امریکہ گیا تھا۔ وہاں ملازمت کے دوران اس کی ملاقات اسی دفتر میں کام کرنے والی ٹیکساس سے تعلق رکھنے والی سیسیلیا سے ہو گئی جو محبت میں تبدیل ہو گئی۔ اس نے محبت کا اظہار کیا جس کو لڑکی نے قبول کر لیا اور ان دونوں نے جگتیال ضلع میں شادی کرنے کا فیصلہ کیا۔ ان دونوں کے خاندانوں نے شادی سے اتفاق کیا اور یہ شادی ہندو روایات کے مطابق ضلع جگتیال میں رشتہ داروں کی موجودگی میں انجام پائی۔ اس موقع پر میڈیا سے بات کرتے ہوئے سیسلیا نے کہا کہ وہ تلگو روایت کے مطابق شادی کر کے بہت خوش ہے۔

مریض کو لے جانے والی ایمبولنس میں آگ، جلا ہوا حصہ قریبی شیڈ پر گر پڑا۔ 40 لاکھ روپیے کا تمباکو جل کر خاکستر

پرکاشم: 14 مارچ (ذرائع) مریض کو لے جانے والی ایمبولنس میں آگ لگ گئی اور اس کا ایک جلا ہوا حصہ قریبی شیڈ پر گر پڑا جس کے نتیجہ میں وہاں رکھا 40 لاکھ روپیے کا تمباکو جل کر خاکستر ہو گیا۔ یہ واقعہ آندھرا پردیش کے ضلع پرکاشم میں کل شب پیش آیا۔ تفصیلات کے مطابق 108 ایمبولنس، راجہ صاحب پیٹ گاوں سے ایک مریض کو ڈائلاسس کے لئے اسپتال لے جا رہی تھی، کچھ فاصلہ طئے کرنے کے بعد ڈرائیور تروپتی راو نے کیبن میں دھواں محسوس کیا جس کے بعد اس نے فوری طور پر ایمبولنس کو روک دیا اور اپنے ساتھی مدھوسدن ریڈی کو چوکس کیا جس نے مریض اور اس کی ماں کو ایمبولنس سے نیچے اترنے میں مدد کی۔ اس کے ساتھ ہی آگ شارٹ سرکٹ کے نتیجہ میں لگ گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے اس آگ نے پوری گاڑی کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اس میں رکھا آکسیجن سلنڈر بھی پھٹ پڑا اور اس کے اثر سے گاڑی کا جلا ہوا حصہ قریبی شیڈ میں گر پڑا جہاں پر کسانوں نے تمباکو رکھا تھا۔ اس واقعہ کے نتیجہ میں وہاں رکھا تمباکو جل کر مکمل طور پر خاکستر ہو گیا۔ اس شیڈ کے قریب ٹھہرا ہوا ایک شخص بھی جھلس گیا جس کو علاج کے لئے فوری طور پر اسپتال منتقل کر دیا گیا۔ اس واقعہ کے نتیجہ میں مقامی افراد خوفزدہ ہو گئے۔ فائر بریگیڈ نے اطلاع پر وہاں پہنچ کر آگ پر قابو پایا تاہم تب تک ایمبولنس جل کر خاکستر ہو گئی تھی اور تمباکو کا مکمل اسٹاک بھی آگ کی نذر ہو گیا تھا۔ اس شیڈ میں تمباکو رکھنے والے کسانوں نے کہا کہ انہیں تقریبا 40 لاکھ روپیے کا نقصان اٹھانا پڑا۔ پولیس نے کہا کہ اس سلسلہ میں ایک معاملہ درج کر کے جانچ شروع کر دی گئی ہے۔

کھیل کی خبریں

ہندوپاک کرکٹ بورڈ کی ضد: ایشیا کپ کا مستقبل ہی خطرے میں

ستمبر میں ایشیا کپ ٹورنامنٹ پاکستان میں ہوگا، دونوں بورڈز کی لڑائی سے عالمی کپ بھی اثر انداز ہونے کا امکان!

نئی دہلی: 14 رمارچ (عصر حاضر نیوز) آئندہ ستمبر میں ایشیا کپ ٹورنامنٹ کا انعقاد پاکستان میں ہونا ہے۔ لیکن بی سی سی آئی نے پہلے ہی صاف کر دیا ہے کہ ہندوستانی ٹیم پاکستان کھیلنے نہیں جائے گی۔ یعنی اگر ٹورنامنٹ کا انعقاد کسی دوسرے ملک میں ہو تو ہندوستانی ٹیم اس میں شرکت کرے گی۔ دوسری طرف پاکستان کرکٹ بورڈ ہر حال میں اس مرتبہ ایشیا کپ کا انعقاد اپنی سرزمین پر ہی کرنا چاہتا ہے۔ یعنی ہندوستان اور پاکستان کے کرکٹ بورڈ اپنی اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں۔ دونوں بورڈس کے درمیان جاری اس لڑائی کے درمیان ایشیا کپ کا مستقبل ہی خطرے میں پڑتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ دراصل ایشیا کپ 2023 کی میزبانی کا حق پاکستان کو ہی جاتا ہے۔ ایسا اس لیے کیونکہ طویل عرصہ سے پاکستان میں ایشیا کپ نہیں کھیلا گیا ہے۔ لیکن جب سے بی سی سی آئی نے اپنا رخ واضح کیا ہے، ایک کشمکش والی حالت دیکھنے کو مل رہی ہے۔ ابھی تک یہ بھی فیصلہ نہیں ہو سکا ہے کہ ایشیا کپ کا پاکستان میں انعقاد ہوگا یا کسی دوسرے ملک میں اسے منتقل کیا جائے گا۔ قابل ذکر یہ بھی ہے کہ پی سی بی چیف نجم سیٹھی نے مارچ میں ایشیا کپ 2023 کی میزبانی کو لے کر ہونے والی اے سی سی کی میٹنگ سے متعلق اپنا رخ پہلے ہی واضح کر دیا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ وہ ہر حال میں پاکستان کو ایشیا کپ میزبانی دلانے کے لیے لڑیں گے، اور اگر ہندوستانی ٹیم پاکستان میں ہونے والے ایشیا کپ میں اپنی ٹیم نہیں بھیجتی ہے تو وہ بھی ہندوستان میں ہونے والے عالمی کپ 2023 میں اپنی ٹیم نہیں بھیجیں گے۔ یعنی ایشیا کپ 2023 میں اگر

ہندوستانی یا پاکستانی ٹیم نے شرکت نہیں کی، تو اس کا اثر عالمی کپ 2023 پر بھی پڑ سکتا ہے۔ حالانکہ نجم سیٹھی نے کچھ دیگر متبادل ہونے کی بھی بات کہی ہے، لیکن یہ نہیں بتایا کہ وہ متبادل کیا ہیں۔ ایسی خبریں ضرور نکل کر سامنے آ رہی ہیں کہ اگر ایشیا کپ 2023 پاکستان سے کسی دوسرے ملک میں منتقل کیا جاتا ہے تو پاکستان بورڈ اس میں شرکت سے منع کر سکتا ہے۔ توجہ طلب بات یہ ہے کہ ایشیا میں ہندوستان اور پاکستان ہی دو مضبوط ٹیمیں ہیں، اور ایسے میں ایک بھی ٹیم ٹورنامنٹ سے باہر نکلتی ہے تو سارا مزہ ختم ہو جائے گا۔ اس ٹورنامنٹ میں باقی دو اہم ٹیمیں سری لنکا اور بنگلہ دیش ہیں، جبکہ افغانستان، یو اے ای، ہانگ کانگ، کویت اور سنگاپور کی ٹیمیں بھی ایشیا کی ہیں، لیکن ان میں سے کچھ منتخب ٹیموں کو ہی ٹورنامنٹ میں کھیلنے کا موقع مل پاتا ہے۔ ظاہر ہے ہندوستان اور پاکستان کی ٹیمیں اس ٹورنامنٹ کی روح ہیں۔ اس لیے کرکٹ کا ہر شیدائی یہی خواہش رکھتا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کرکٹ بورڈ کی تکرار کسی طرح ختم ہو جائے۔ یہ بات بھی بہت اہم ہے کہ جس طرح اس بار ایشیا کپ میزبانی کو لے کر تنازعہ ہو رہا ہے، کوئی مناسب حل نہیں نکلا تو آئندہ بھی یہ تنازعہ ہوتا ہی رہے گا۔ یعنی جب کبھی ہندوستان میں ایشیا کپ ہونے کی بات ہوگی تو پاکستان کرکٹ بورڈ بھی ہندوستان نہ آنے کا رخ اختیار کر سکتا ہے۔ یعنی سارا دارومدار اب دونوں بورڈس کے رجحانات پر ہے۔ اگر نرمی کا مظاہرہ کیا گیا تو حالات بہتر ہو سکتے ہیں، ورنہ آج نہیں تو کل ٹورنامنٹ کا انعقاد ہمیشہ کے لیے رد ہو سکتا ہے۔

جن کھلاڑیوں کو آئی پی ایل کے پلے آف میں جگہ نہ ملے وہ ورلڈ ٹیسٹ چمپئن شپ کے فائنل میں جگہ دی جا سکتی ہے: روہت شرما

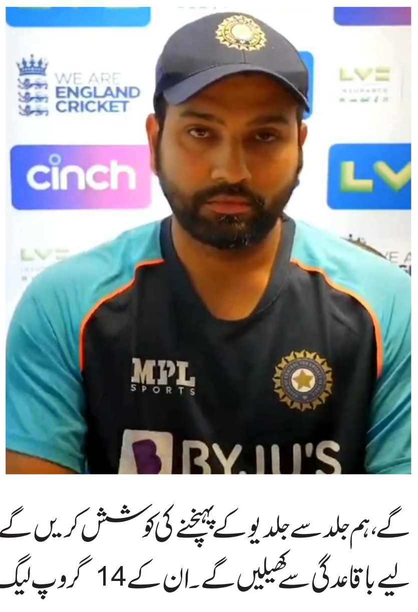

احمد آباد: 14 رمارچ (عصر حاضر نیوز) ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے کپتان روہت شرما نے پیر کو کہا کہ جن ہندوستانی کھلاڑیوں کی انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل 2023) ٹیمیں اس ٹی ٹوئنٹی لیگ کے پلے آف میں جگہ نہیں بنا پائیں گی وہ کھلاڑی آسٹریلیا کے خلاف ورلڈ ٹسٹ چمپئن شپ فائنل سے پہلے لندن میں دو ہفتے کے کیمپ میں حصہ لے سکتے ہیں۔ ڈبلیو ٹی سی فائنل آئی پی ایل کے ٹھیک بعد جون میں کھیلا جائے گا۔ آئی پی ایل فائنل 29 مئی کو ہے جب کہ ڈبلیو ٹی سی فائنل سات جون سے اوول میں شروع ہوگا۔ کوویڈ-19 وبا کے بعد پہلی مرتبہ آئی پی ایل گھریلو میدان پر اپنے بنیادی فارمیٹ میں کھیلا جائے گا، اس دوران کھلاڑیوں کو کافی سفر کرنا ہوگا۔ ہندوستان کے موجودہ مقررہ ٹسٹ کھلاڑیوں میں صرف چیتیشور پجارا ہی آئی پی ایل کا حصہ نہیں ہیں۔ روہت نے ہندوستان کے آسٹریلیا کے خلاف ٹسٹ سیریز 1-2 سے جیتنے کے بعد پریس کانفرنس میں پی ٹی آئی کے ایک سوال کے جواب میں کہا، 'یہ ہمارے لیے کافی اہم ہے۔ ہم ان سبھی کھلاڑیوں کے ساتھ لگاتار رابطے میں رہیں گے جو اس فائنل میں کھیلنے جا رہے ہیں اور ان کے کام کی نگرانی کریں گے جب کہ دیکھیں گے کہ ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔' روہت شرما کے مطابق '21 مئی کے آس پاس، چھ ٹیمیں ہوں گی جو ممکنہ طور پر آئی پی ایل کے پلے آف کی دوڑ سے باہر ہو جائیں گی اور اس لیے جو بھی کھلاڑی دستیاب ہوں گے، ہم جلد سے جلد یو کے پہنچنے کی کوشش کریں گے۔' محمد سراج (رائل چیلنجرز بنگلور) محمد شمیع (گجرات ٹائٹنز)، امیش یادو (کولکتہ نائٹ رائیڈرز) سے توقع ہے کہ وہ اپنی فرنچائزز کے لیے باقاعدگی سے کھیلیں گے۔ ان کے 14 گروپ لیگ گیمز میں سے کم از کم 12 کھیلنے کا امکان ہے اور ان کے کام کے بوجھ پر نظر رکھنا ضروری ہوگا۔

پاک افغان ٹی 20 سیریز کیلئے اسکواڈ کا اعلان، شاداب خان کپتان مقرر

لاہور، 13 مارچ (ایجنسیز) پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) نے پاک افغان ٹی 20 سیریز کیلئے اسکواڈ کا اعلان کر دیا جس میں شاداب خان کو کپتان مقرر کیا گیا ہے۔ چیئرمین مینیجمنٹ کمیٹی نجم سیٹھی نے چیف سلیکٹر ہارون رشید کے ہمراہ پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ ہم سے افغانستان نے سیریز کے لیے رابطہ کیا کیونکہ ان کی آسٹریلیا کے ساتھ سیریز ختم ہو گئی ہے۔ نجم سیٹھی نے کہا کہ ہماری ٹیم کے کھلاڑیوں کے ریسٹ اور انجریز کے سبب ہم نے منع کرنے کی کوشش کی لیکن ان کا بہت اصرار تھا، اس دوران ہمیں بتایا گیا کہ حکومت نے بھی افغانستان کے ساتھ سیریز کھیلنے کی ہدایت کی ہے، اس لیے ہم نے درخواست قبول کر لی۔ انہوں نے کہا کہ اس حوالے سے افغانستان کے ساتھ معاملات طے کرنے کے لیے بات چیت چلتی رہی، اس دوران میڈیا میں مختلف طرح کی قیاس آرائیاں بھی شروع ہو گئیں حالانکہ ہم نے کسی قسم کا کوئی عندیہ نہیں دیا تھا۔ نجم سیٹھی نے کہا کہ آگے بہت سارے میچز آ رہے ہیں، اس لیے ہم نے سوچا کہ کچھ پلیئر کو آرام دینا چاہیے، جن کی انجریز ہیں ان کو بھی آرام دینا چاہیے۔ نجم سیٹھی نے کہا کہ ہم بابر اعظم، رضوان، فخر، حارث روؤف اور شاہین آفریدی کو ریسٹ دے رہے ہیں، میں نے سب سے بات کر لی ہے، کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہے، بابر ہمارا بہترین کپتان ہے، وہ ٹیم کے کپتان برقرار ہیں، جس دن وہ کہیں گے اس پر ان کی کپتانی کا فیصلہ کریں گے، ہمارے سینیئر کھلاڑیوں کو کوئی خطرہ نہیں ہے، ان کی جگہ پکی ہے، نئے کھلاڑیوں کو ٹیسٹ کر رہے ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ پاک افغان ٹی 20 سیریز کے لیے شاداب خان کو کپتان بنانے کا فیصلہ کیا ہے، اس حوالے سے شاداب خان کو بھی آگاہ کر دیا ہے۔ چیف سلیکٹر ہارون رشید نے قومی ٹیم کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ اسکواڈ میں احسان اللہ، صائم ایوب، طیب طاہر اور زمان خان ڈیبیو کریں گے، اس کے علاوہ اعظم خان، عبداللہ شفیق فہیم اشرف، افتخار احمد، محمد حارث، محمد نواز، وسیم جونیئر، نسیم شاہ، شان مسعود اور عماد وسیم اسکواڈ کا حصہ ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ ابرار احمد، حسیب اللہ اور اسامہ میر سیریز کے لیے ریزرو کھلاڑی ہوں گے۔ خیال رہے کہ پاکستان اور افغانستان کے درمیان تین 20 ٹوئنٹی میچز کی سیریز 24 سے 27 مارچ تک شارجہ میں کھیلی جائے گی۔

www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

اسرائیلی جیل سے معمر ترین بزرگ فلسطینی قیدی 17 برس بعد رہا

رہائی کے فوراً بعد یاسر عرفات کے مقبرے پہنچنے پر فلسطینی حکام نے کیا شاندار استقبال

رملہ، 14 مارچ (یو این آئی) اسرائیلی جیل میں معمر ترین فلسطینی قیدی کو اسلحے کی اسمگلنگ کے جرم میں 17 سال قید کے بعد رہا کر دیا گیا۔ ڈان میں شائع خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق فلسطینی قیدیوں کے کلب کے ترجمان نے بتایا کہ 83 سالہ فواد شوباکی کو عسقلان جیل سے رہا کیا گیا ہے اور وہ مقبوضہ مغربی کنارے میں رملہ جا رہے ہیں، فواد شوباکی کے بیٹے حازم نے بھی اس پیش رفت کی تصدیق کی ہے۔ رہائی کے بعد فواد شوباکی اپنے قریبی ساتھ مرحوم فلسطینی رہنما یاسر عرفات کے مقبرے پر پہنچے جہاں فلسطینی حکام نے ان کا والہانہ استقبال کیا، چھوٹے بچوں نے تحریکِ فتح کا جھنڈا اتھام رکھا تھا جبکہ خواتین نے ٹی شرٹس پہن رکھی تھیں جن پر فواد شوباکی کی نوجوانی کی تصویر چھپی ہوئی تھی۔ یاسر عرفات کے مقبرے پر دعا کرنے کے بعد فواد شوباکی نے مرحوم فلسطینی رہنما کی مزاحمت کی جدوجہد جاری رکھنے کا عزم کیا، انہوں نے کہا کہ 'ہم اس راستے پر

چلیں گے جو یاسر عرفات نے ہمارے لیے طے کیا تھا، ہم ان کی جدوجہد کو جاری رکھیں گے چاہے اس کی کوئی بھی قیمت کیوں نہ ادا کرنی پڑے، ہمارے وطن، ہمارے لوگوں اور شہدا کی بات آئے تو ہماری جانیں بے وقعت ہیں'۔ تحریک فتح کے سینیئر رکن فواد شوباکی کو فلسطینی سیکورٹی فورسز نے 2002 میں دوسری بغاوت کے عروج کے وقت گرفتار کیا تھا۔ ان پر الزام تھا کہ وہ ایران سے غزہ کے ساحلی انکلیو میں ہتھیاروں کو اسمگل کرنے کی کوشش میں ملوث کرین اے جہاز پر سوار تھے جسے اسرائیل نے بحیرہ احمر میں قبضے میں لیا تھا، اسرائیلی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ جہاز پر 50 ٹن ہتھیار لدے ہوئے تھے۔ انہیں فلسطینی اتھارٹی نے مغربی کنارے کے شہر جیریکو میں امریکی اور برطانوی نگرانی میں زیرحراست رکھا گیا تھا، 2006 میں اسرائیلی فورسز نے جیل پر دھاوا بول دیا اور فواد شوباکی پر فوجی عدالت میں مقدمہ چلانے کے لیے اسرائیل لے جایا گیا۔

ڈاکٹر مفضل سیف الدین جامعہ ملیہ اسلامیہ کے چانسلر منتخب

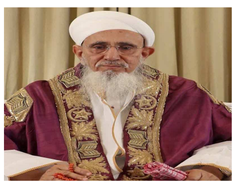

نئی دہلی: 14/مارچ (پریس نوٹ) جامعہ ملیہ اسلامیہ کی عدالت (انجمن) کے ارکان نے متفقہ طور پر ڈاکٹر مفضل سیف الدین کو 14 مارچ 2023 سے پانچ سال کی مدت کے لیے یونیورسٹی کا چانسلر (امیر جامعہ) منتخب کیا ہے۔ ڈاکٹر مفضل سیف الدین ڈاکٹر نجمہ ہیپت اللہ کی جگہ پر منتخب کیے گیے ہیں۔ ڈاکٹر نجمہ ہیپت للہ نے گزشتہ سال یونیورسٹی کی چانسلر کی حیثیت سے اپنی پانچ سالہ مدت مکمل کی ہے۔ ڈاکٹر مفضل سیف الدین 2014 سے دس لاکھ مضبوط عالمی داؤدی بوہرہ مسلم کمیونٹی کے سربراہ ہیں۔ ڈاکٹر مفضل سیف الدین نے تعلیم، ماحولیات، سماجی واقتصادی پہلوؤں وغیرہ پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے اپنی زندگی معاشرے کی بہتری کے لیے وقف کر رکھی ہے۔ ڈاکٹر سیدنا مفضل سیف الدین کے زیرنگرانی سب سے زیادہ قابل تعریف عالمی پروگراموں میں سیفی برہانی اپلفٹ پروجیکٹ، ٹرننگ دی ٹائیڈ، پروجیکٹ رائز، ایف ایم بی کمیونٹی کچن، خوراک کے ضیاع میں کمی، ماحولیات کی حفاظت وغیرہ شامل ہیں۔

ڈھاکہ میں آگ لگنے سے 100 جھونپڑیاں جل کر خاکستر

ڈھاکہ: 14/مارچ (عصر حاضر نیوز) بنگلہ دیش کے دارالحکومت ڈھاکہ کی بڑی جھگی بستیوں میں سے ایک میں بھیانک آگ لگنے سے کم از کم 100 جھونپڑیاں جل کر خاکستر ہوگئیں۔ فائر سروس کے ڈیوٹی آفیسر راشد بن خالد نے صحافیوں کو بتایا کہ یہ آگ ڈھاکہ کے تیجگاؤں صنعتی علاقے میں واقع کنیپاڑہ جھگی بستی میں پیر کی شام مقامی وقت کے مطابق 50:19 پر لگی اور تیزی سے علاقے میں موجود سینکڑوں جھونپڑیوں میں پھیل گئی۔ آتشزدگی کی اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ کی ٹیم موقع پر پہنچ گئی اور تقریباً ڈھائی گھنٹے کی جدوجہد کے بعد آگ پر قابو پالیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اسکریپ لوہے کی چادروں، پلاسٹک اور گتے سے بنی کم از کم 100 جھونپڑیاں آگ میں مکمل یا جزوی طور پر تباہ ہو گئیں۔ آگ لگنے کی اصل وجہ کا ابھی تک پتہ نہیں چل سکا ہے۔

ایران اور ازبکستان کا افغانستان مسئلہ پر تبادلہ خیال

تہران، 14 مارچ (ذرائع) ایران اور ازبکستان کے وزرائے خارجہ نے یہاں افغانستان کی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا اور افغانستان کو مضبوط بنانے کے لیے ہمسایگی کے تحت تعاون کی ضرورت پر زور دیا۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ دونوں فریقوں نے افغانستان میں امن واستحکام کے لیے تعاون پر زور دیا۔ ازبکستان کے وزیر خارجہ بختیار سعیدوف اپنے ایرانی ہم منصب حسین امیر عبداللہیان سمیت ملک کے حکام سے ملاقات کے لیے ایران پہنچے تھے۔ ایران کی وزارت خارجہ کے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ دونوں فریقوں نے افغانستان میں امن واستحکام کے لیے تعاون پر زور دیا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ" افغانستان میں امن واستحکام کو فروغ دینے کے لیے بین الاقوامی ہوائی راہداری سمیت متعدد امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔"

اسکرین پر ماں کی تصویر دیکھ کر مصری صحافی بے اختیار رو پڑا

عمرو اللیثی آپ آج محترمہ لیلی الدیدی کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ اس موقع پر ڈاکٹر عمرو اللیثی خاموش ہوگئے اور سکرین پر اپنے سامنے نظر آنے والی اپنی ماں کی تصویر غور سے دیکھنے لگے۔ اچانک ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور وہ رونے لگے۔ کچھ لمحات رونے کے بعد انہوں نے عبد النعیم نے کہا" یہ ایک سازش ہے۔ آپ کی طرف سے اور ہدایت کار کی طرف سے" عبد النعیم نے جواب دیا: " خدا کی قسم، کبھی نہیں"۔ یہ پروگرام" الحیاۃ"، چینل پر ہر ہفتے اتوار اور پیر کی رات 10 بجے پیش کیا جاتا ہے۔ عمرو اللیثی نے اپنی ماں کے بارے میں صرف دو منٹ تک بات کی اور کہا:" میری ماں ایک عظیم خاتون ہیں، ایک عظیم عورت، سویز میں پیدا ہوئی، انہوں نے میرے والد سے شادی کی، میرے والد ایک پولیس افسر تھے۔ ان کے دو بیٹے تھے۔ انہوں نے اپنے جوان بیٹے کو کھو دیا۔ وہ ان کے ہاتھوں میں فوت ہوا۔ میرے والد کے وفات کے بعد ماں میرے لیے باپ اور ماں دونوں بن گئی۔

جامعہ کیمپس میں پولیس کے تشدد پر رپورٹ ریکارڈ میں لانے دہلی ہائی کورٹ کی ہدایت

دہلی: 14/مارچ (عصر حاضر نیوز) دہلی ہائی کورٹ نے آج دہلی پولیس کو ہدایت دی کہ وہ 2019 میں جامعہ ملیہ اسلامیہ تشدد معاملے میں قومی انسانی حقوق کمیشن کی انکوائری رپورٹ پیش کرے، جس میں پولیس اہلکاروں نے جامعہ کیمپس میں گھس کر مبینہ طور پر طلباء کے ساتھ مار پیٹ کی تھی۔ سینیئر ایڈووکیٹ اندرا جے سنگ نے عدالت کو بتایا کہ دہلی پولیس کے اہلکار وائس چانسلر کی اجازت کے بغیر کیمپس میں داخل ہوئے اور طلباء کو بے دردی سے مارا پیٹا، جس سے کئی طلباء بری طرح زخمی ہوئے۔ جے سنگھ نے جسٹس سدھارتھ مردول اور تلونت سنگھ کی بینچ کو بتایا کہ جامعہ کے وائس چانسلر نے کہا ہے کہ پولیس نے یونیورسٹی میں داخل ہونے سے پہلے کوئی اجازت نہیں لی تھی اور اس لیے یہ خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے کہا پولیس کا داخلہ مکمل طور پر غیر مجاز تھا، انہیں قانون کی کوئی حمایت حاصل نہیں تھی اور یونیورسٹی کے اندر اور باہر بھی طاقت کا استعمال بالکل غیر متناسب تھا۔ اس لیے یہ خلاف ورزی کا معاملہ بنتا ہے۔ سینیئر ایڈوکیٹ ان درخواست گزاروں میں سے ایک کی طرف سے پیش ہوئے تھے، جو پرامن احتجاج کر رہے طلباء کو مبینہ طور پر پیٹنے کے الزام میں دہلی پولیس کے اہلکاروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ دراصل دسمبر 2019 میں شہریت ترمیمی قانون اور نیشنل رجسٹر آف سٹیزنز کے خلاف جامعہ میں مظاہرے کیے جا رہے تھے، بہت سے طلباء نے اس وقت پارلیمنٹ تک احتجاجی مارچ کا اہتمام کیا تھا، جس پر دہلی پولیس کے افسران نے مبینہ طور پر بغیر اجازت کے یونیورسٹی کیمپس اور لائبریری میں داخل ہو کر اور طلباء کے ساتھ مار پیٹ کی۔ اس کے بعد دہلی ہائی کورٹ میں کئی عرضیاں دائر کی گئیں، جس میں دہلی پولیس کے مبینہ کردار کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا گیا۔ ان درخواستوں میں عدالت کی نگرانی میں تحقیقات اور دہلی پولیس کے اہلکاروں کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ یہ درخواستیں تقریباً تین سال سے ہائی کورٹ کے سامنے زیر التوا ہیں۔ اکتوبر 2022 میں سپریم کورٹ نے ہائی کورٹ سے درخواستوں پر جلد فیصلہ کرنے کی درخواست کی۔ اس کے بعد معاملات کو چیف جسٹس ستیش چندر شرما کی عدالت سے جسٹس مردول کی سربراہی والی بنچ کو منتقل کر دیا گیا۔ جے سنگ نے کہا کہ عدالت کو پولیس کے ذریعہ طاقت کے غیر متناسب استعمال کے معاملے سے نمٹنا پڑے گا۔ انہوں نے جارج فلائیڈ کیس کا بھی حوالہ دیا جہاں ایک سیاہ فام امریکی شخص کو گرفتاری کے دوران پولیس نے ہلاک کر دیا تھا۔ اس واقعے نے دنیا بھر میں بڑے پیمانے پر احتجاج کو جنم دیا تھا۔ جسٹس مردول نے کہا کہ" ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہندوستان میں عدالتوں نے طاقت کے بے بیجا استعمال پر کافی فاصلے کیے ہیں۔ اگر آپ ہماری توجہ جارج فلائیڈ کیس کی طرف مبذول کراتے ہیں تو ہم اس پر بھی غور کریں گے۔ لیکن ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ اس معاملے پر نہ صرف سپریم کورٹ بلکہ اس عدالت اور کئی دیگر عدالتوں کے پاس بھی کافی فقہ موجود ہے۔ دریں اثناء ایڈوکیٹ رجت نائر دہلی پولیس کی طرف سے پیش ہوئے اور کہا کہ عدالت کے سامنے عرضی گزار تیسرے فریق کی طرف سے ہیں جن کا اس واقعہ سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ متاثرہ افراد یا مبینہ متاثرین نہیں ہیں۔ عدالت نے دہلی پولیس کو انکوائری رپورٹ کو ریکارڈ پر رکھنے کا حکم دیا۔ بنچ نے ایک اور معاملے میں درخواست گزاروں کو یہ بھی حکم دیا کہ وہ مواد کو ریکارڈ پر رکھیں تاکہ یہ ظاہر کیا جاسکے کہ انہوں نے عدالت سے رجوع کرنے سے پہلے حکام کے ساتھ شکایت درج کرائی تھی۔ کیس کی دوبارہ سماعت 8 مئی کو ہوگی۔

ممبئی کے ملاڈ میں سلنڈر پھٹنے سے بھیانک آتشزدگی ایک ہزار جھونپڑیاں جل کر خاکستر

ممبئی: 14/مارچ (عصر حاضر نیوز) ریاست مہاراشٹر کے دارالحکومت ممبئی کے ملاڈ علاقے کی کالونی جھونپڑی میں آگ لگنے سے ایک نامعلوم بچہ جھلس کر ہلاک ہوگیا، حکام نے بتایا کہ اس آتشزدگی کے سبب 1000 سے زائد جھونپڑیاں جل کر خاکستر ہوگئی جس سے ہزاروں افراد بے گھر ہو گئے جنہیں شہر کے عارضی پناہ گاہوں میں منتقل کیا گیا ہے۔ فائر بریگیڈ کے ایک اہلکار کے مطابق آنند نگر کے اپاپاڈا علاقے میں مشتبہ سلنڈر دھماکے کے بعد یہ آگ لگی۔ اہلکار نے یہ بھی انکشاف کیا کہ 1000 سے زیادہ جھونپڑیاں مکمل طور پر جل کر خاکستر ہوگئیں۔ ذرائع کے مطابق ایک مکان میں رسوئی گیس سلینڈر دھماکہ ہوا جس کے بعد آگ لگ گئی، یہ آگ تیزی سے پھیلتی چلی گئی اور ایک کے بعد ایک متعدد دھماکوں کی آوازیں سنی گئیں۔ ایک عینی شاہد نے بتایا کہ آگ میں کم از کم 17 سلنڈر دھماکے ہوئے ہوں گے۔ وہیں مقامی لوگوں نے اس آتشزدگی کی ویڈیو بنا کر سوشل میڈیا پر وائرل کر دی جس کے بعد لوگ ان کے متاثرین کے مدد کے لیے جائے وقوع پر پہنچے۔ برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کے افسران نے جائے وقوعہ کا دورہ کیا اور متاثرہ خاندانوں سے ان کی فوری ضروریات کے بارے میں دریافت کیا۔ پناہ گاہوں میں منتقل کیے گئے خاندانوں کے لیے کھانے کا انتظام کیا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ متاثرین ان پناہ گاہوں میں اس وقت تک رہ سکتے ہیں جب تک کہ متبادل انتظامات نہیں کیے جاتے۔

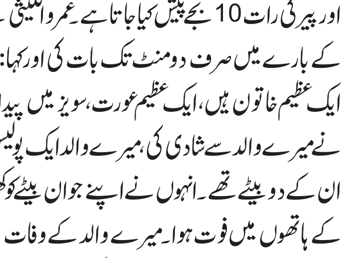

گجرات ہائی کورٹ میں ایک بار پھر لاؤڈ اسپیکر پر اذان معاملے پر عرضی، بجرنگ دل بھی عرضی گزاروں میں شامل

احمد آباد: 14/مارچ (عصر حاضر نیوز) گجرات ہائی کورٹ میں ایک بار پھر اذان معاملہ گونجا۔ مساجد میں لاؤڈ اسپیکر میں اذان دینے کے معاملے پر گجرات ہائی کورٹ میں ایک درخواست دائر کی گئی جس میں بجرنگ دل کے لوگوں نے بھی عرضی گزار کے طور پر شامل ہونے کی اجازت مانگی تھی اور گجرات ہائی کورٹ نے انہیں عرضی گزار میں شامل ہونے کی اجازت بھی دے دی۔ لاؤڈ اسپیکر میں اذان کے معاملے پر گزشتہ ایک سال گجرات ہائی کورٹ میں سماعت ہو رہی ہے جس میں مساجد میں اذان کی تیز آواز کی وجہ سے گاندھی نگر کے لوگوں کو ہو رہی پریشانیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک پٹیشن دائر کی گئی تھی جس میں گاندھی نگر میں تعمیر کی گئی مساجد کا معاملہ بھی اٹھایا گیا تھا۔ جس کے بعد عرضی گزار اور اس کے وکیل کو مبینہ دھمکیاں ملنے لگی جس کے بعد بجرنگ دل اس معاملے میں کود پڑا۔ اس کے بعد گاندھی نگر بجرنگ دل کے کوآرڈینیٹر نے اس معاملے کی مفاد عامہ کی عرضی میں درخواست گزار کے طور پر شامل ہونے کی اجازت گجرات ہائی سے مانگی تھی اور اسے ہائی کورٹ نے اجازت دے دی ہے۔ گجرات ہائی کورٹ نے اس معاملے پر گجرات حکومت کیا فیصلہ کر رہی ہے؟ اس سے متعلق کارروائی کا حلف نامہ 12 اپریل تک داخل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اس معاملے پر گجرات ہائی کورٹ نے لاؤڈ اسپیکر اور ڈی جے سے پیدا ہونے والی صوتی آلودگی کے معاملے پر گجرات حکومت کو ایک ہدایت دی۔ تاہم صوتی آلودگی کے معاملے پر جو لاپرواہی دکھائی دے رہی ہے اس پر گجرات ہائی کورٹ نے حکومت کو کارروائی کرنے کی ہدایت دی ہے۔

ایشیا کی پہلی خاتون سریکھا نے وندے بھارت ایکسپریس چلائی

ممبئی: ایشیا کی پہلی خاتون لوکو پائلٹ سُریکھا یادو نے پیر کو مہاراشٹر کے سولاپور سے سی ایس ایم ٹی تک وندے بھارت ایکسپریس چلائی۔ اس کامیابی کے لیے سریکھا کا چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمینس کے پلیٹ فارم نمبر 8 پر ان کے ساتھی ٹرین پائلٹس نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ سریکھا یادو نے نئے دور کی جدید ترین ٹیکنالوجی سے لیس وندے بھارت ٹرین چلانے کا موقع فراہم کرنے پر اظہار تشکر کیا۔ ٹرین وقت پر سولاپور سے روانہ ہوئی اور وقت سے 5 منٹ پہلے سی ایس ایم ٹی پہنچ گئی۔ سی آر کے ایک اہلکار نے بتایا کہ سریکھا یادو ایشیا کی پہلی خاتون لوکو پائلٹ ہیں۔ انہوں نے 13 مارچ 2023 کو سولاپور سے سی ایس ایم ٹی تک وندے بھارت ایکسپریس ٹرین کو کامیابی سے چلایا۔ اس کے ساتھ ہی وہ وندے بھارت ایکسپریس چلانے والی پہلی خاتون لوکو پائلٹ بن گئیں۔ ان کی اس کامیابی نے سنٹرل ریلوے کو بھی اعزاز بخشا۔ یہ بھارتی ریلوے کے لیے بھی ایک قابل فخر لمحہ ہے۔ بتادیں کہ مہاراشٹر کے شہر ستارہ کی رہنے والی سریکھا یادو 1988 میں بھارت کی پہلی خاتون ٹرین ڈرائیور بنیں۔ ان کی کامیابیوں کے لیے انہیں ریاستی اور قومی سطح پر کئی اعزازات سے نوازا گیا۔ سنٹرل ریلوے میں شامل ہونے سے پہلے یادو نے الیکٹریکل انجینئرنگ میں ڈپلومہ کیا تھا۔ جب ان سے جدید ترین وندے بھارت ٹرین چلانے کے پہلے ہاتھ کے تجربے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ وندے بھارت ایک تیز رفتار ٹرین ہے، جو جدید ٹیکنالوجی سے لیس ہے، اس لیے روایتی ٹرینوں سے زیادہ مستعدی کی ضرورت ہے۔ انہوں نے وندے بھارت ٹرین میں بطور ڈرائیور تعیناتی سے قبل فروری 2023 میں ریلوے انسٹی ٹیوٹ وڈودرا میں ٹریننگ اسائنمنٹ مکمل کی تھی، اگرچہ سریکھا کو سی آر کی سب سے ہنرمند ٹرین ڈرائیوروں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے، لیکن یہ دلچسپ بات ہے کہ انہوں نے کبھی کار یا دو پہیہ گاڑی نہیں چلائی۔

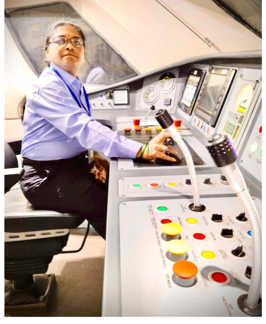

www.asrehazir.com asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

امام غزالی رحمہ اللہ

از: مفکر اسلام مولانا ابوالحسن علی میاں ندوی رحمہ اللہ

انتخاب و تلخیص: مفتی احمد عبید اللہ یاسر قاسمی، خادم تدریس ادارہ اشرف العلوم حیدر آباد

(قسط ششم)

دوسرا اسبب جو زیادہ طاقتور ہے، وہ یہ کہ روح ایک امر ربانی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے "وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي" حکم ربانی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ علوم مکاشفہ کے اسرار میں سے ہے اور اس کے اظہار کی اجازت نہیں۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی حقیقت کا اظہار نہیں فرمایا۔ لیکن اس کی حقیقت کا علم حاصل کئے بغیر بھی تم کو اتنا معلوم ہوسکتا ہے کہ قلب میں ایک تو بہیمی صفات (کھانے پینے اور جماع) کا میلان پایا جاتا ہے، ایک میلان درندوں کی صفات قتل و ضرب و ایذا کا اور ایک شیطانی صفات مکر و فریب کا۔ اور اسی کے ساتھ ایک میلان صفات ربوبیت کبر و عظمت، عزت و تجبر اور سربلندی کا بھی پایا جاتا ہے۔ اسی لئے کہ قلب انسان مختلف اصول و عناصر سے مرکب ہے، جن کی شرح و تفصیل میں بڑی طوالت ہے۔ قلب میں امر ربانی کا جو حصہ ہے اس کی بناء پر انسان میں طبعی طور پر ربوبیت کی خواہش پائی جاتی ہے۔ ربوبیت کیا ہے؟ کمال میں یکتائی اور مستقل وجود جو کسی کا شرمندۂ احسان نہ ہو، اسی لئے کمال صفات الوہیت میں سے ہے، اور وہ انسان کو بالطبع محبوب ہے۔ اور کمال یہی ہے کہ وجود میں یکتا ہو، اس لئے کہ وجود میں کسی اور کی شرکت یقینا ایک نقص ہے۔ آفتاب کا کمال یہ ہے کہ وہی ایک آفتاب ہے اگر کوئی دوسرا آفتاب ہوتا تو یہ اس آفتاب کے چہرہ کمال کے لئے داغ ہوتا۔ اس لئے کہ وہ اپنے شان آفتابی میں یکتا نہ ہوتا اور وجود کی یکتائی تو اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کو حاصل ہے۔ اس لئے اس کے سامنے کوئی موجود (حقیقی) نہیں، اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہے وہ اس کی قدرت کا ایک کرشمہ ہے، جو اپنے بل بوتے پر نہیں رہ سکتا، وہ اسی کے سہارے قائم ہے۔ تو درحقیقت کوئی اس کے سامنے موجود ہی نہیں، اس لئے کہ معیت کے لئے رتبہ کی مساوات ضروری ہے۔ اور رتبہ کی مساوات کمال کے لئے نقص ہے۔ کامل وہی ہے جس کا کوئی ہم رتبہ نہ ہو۔ اور جس طرح سے آفتاب کے نور کی تابش آفاق عالم میں آفتاب کا نقص نہیں بلکہ اس کا کمال ہے۔ آفتاب کے لئے نقص تو دوسرے ہم مرتبہ آفتاب کا وجود ہے، جبکہ اس کی ضرورت بھی نہیں۔ اسی طرح سے عالم میں ہر چیز کا وجود انوار قدرت کی تابش کا فیضان ہے، یہ سب تابع ہیں، متبوع نہیں، پس ربوبیت کی شان وجود کی یکتائی ہے، اور یہی کمال ہے، انسان بھی بالطبع اس بات کا خواہشمند ہے کہ وہ کمال میں یکتا ہو، بعض مشائخ صوفیہ نے فرمایا ہے کہ ہر انسان کے باطن میں وہی بات مضمر ہے، جس کو فرعون نے صاف صاف کہہ دیا تھا" انا ربکم الاعلیٰ" لیکن اس کو اس کا موقع نہیں ملتا، عبودیت نفس اسی لئے نفس پر شاق اور ربوبیت اسی لئے طبعا سہل اور مرغوب ہے، یہ اسی نسبت ربانی کی وجہ سے ہے، جس کی طرف "قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي" میں ارشارہ ہے۔ لیکن جب انتہائے کمال تک پہونچنے سے عاجز رہا تو اس کے کمال کی خواہش بالکلیہ زائل نہیں ہوئی، اب بھی وہ کمال کا خواہشمند اور متمنی ہے، اور اس کو کمال سے بالذات لذت حاصل ہوتی ہے، کمال کے علاوہ کسی اور مقصود کی خاطر نہیں (جس کا کمال ذریعہ ہے) بلکہ نفس کمال کی خاطر دنیا میں جو بھی موجود ہے، اس کو اپنی ذات سے محبت اور اپنی ذات کے کمال سے محبت ہے اور ہر ایک کو ہلاکت اور فنا نامرغوب ہے، اس لئے کہ اس میں اپنی ذات اور اپنی صفاتِ کمال کا فنا سمجھتا ہے، کمال تو یہی ہے کہ وجود میں یکتائی حاصل ہو اور تمام موجودات پر غلبہ اور حکمرانی، اس لئے کہ کامل ترین کمال یہ ہے کہ دوسرے کا وجود تمہارا ہی رہین منت ہو، اگر وہ تمہارا رہین منت نہیں ہے تو کم ازکم اتنا ہو کہ تم اس پر غالب ہو، اس بنا پر سب پر غلبہ حاصل کرنا انسان کو طبعی طور پر محبوب ہے، اس لئے کہ یہ کمال کی ایک قسم ہے، ہر موجود جو اپنی ذات کا شناسا ہے، وہ اپنی ذات کا عاشق ہے، اور اپنی ذات کے کمال کا بھی عاشق ہے، اس سے اس کو لذت حاصل ہوتی ہے، اگر کسی چیز پر غلبہ کے معنی یہ ہیں کہ تم اس پر اثر ڈال سکو اپنے ارادہ کے مطابق اس میں تغیر کر سکو اور اپنی مرضی کے مطابق اس میں تصرف کرو، انسان نے چاہا تو یہ تھا کہ اس کو تمام موجودات پر غلبہ حاصل ہو جائے لیکن موجودات میں سے کچھ موجود ایسے ہیں جو کسی تغیر کو قبول نہیں کرتے، جیسے اللہ کی ذات وصفات اور بعض موجود ایسے ہیں جو تغیر کو قبول کرتے ہیں، لیکن ان پر مخلوق کی کوئی دسترس نہیں اور اس پر ان کا کوئی زور نہیں چلتا، جیسے افلاک و کواکب، ملکوت، سماوات، نفوس، ملائکہ، جن وشیاطین اور جیسے پہاڑ وسمندر اور ان کے بیچ کی چیزیں، تیسری قسم وہ ہے جس میں انسان اپنی قدرت سے تغیر کر سکتا ہے۔ جیسے زمین اور اس کے اجزاء، معدنیات، نباتات، حیوانات اور انہی میں سے انسانوں کے دل بھی ہیں، جو بدن ہی کی طرح تاثر اور تغیر قبول کرتے ہیں، جب موجودات کی ایک قسم وہ ہوئی جن پر انسان تصرف کی قدرت رکھتا ہے، جیسے ارضیات، اور ایک وہ جن پر قدرت نہیں رکھتا، جیسے ذات الٰہی، ملائکہ، افلاک، تو انسان کے اندر اس کی خواہش پیدا ہوئی کہ وہ کم سے کم آسمانوں کا زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرے۔ ان کی حقیقیت کو سمجھے اور ان کے اسرار کو فاش کرے، اس لئے کہ یہ بھی ایک طرح کا غلبہ ہے۔ اس لئے جس کا پورا پورا علم حاصل ہو جاتا ہے۔ وہ علم کے ماتحت ہو جاتا ہے، اور عالم ایک طرح سے غالب کی شان رکھتا ہے، (گویا اس علم سے اس کے جذبۂ حکومت و استعلاء کی کسی درجہ تسکین ہوتی ہے)۔ اسی بنا پر اس کو اللہ تعالیٰ کی معرفت، ملائکہ، افلاک، کواکب، عجائب، سمٰوات، سیاروں اور سمندروں کے عجائبات وغیرہ کے علم کا شوق ہوتا ہے۔ اس لئے کہ یہ ایک طرح کا تغلب ہے اور تغلب کمال کی ایک قسم ہے۔ اسی بناء پر تم دیکھتے ہو گے کہ جو شخص کوئی عجیب چیز بنا نہیں سکتا وہ کم سے کم اس کے بنانے کا طریقہ جاننے کا خواہشمند ہوتا ہے (گویا اس طرح سے وہ صنعت کی خواہش کی تسکین کرتا ہے) جو شطرنج وضع کرنے سے عاجز ہے، وہ کم سے کم شطرنج کھیلنے کا طریقہ سیکھ لینا چاہتا ہے۔ اور جاننا چاہتا ہے کہ شطرنج کیسے بنائی گئی ہے۔ جو شخص کسی ہندسہ یا شعبدہ یا جرّثقیل کے آلے کو دیکھتا ہے، اور وہ محسوس کرتا ہے کہ وہ ایسا آلہ بنانے سے قاصر ہے، تو وہ اس کے بنانے کی کیفیت جاننا چاہتا ہے، اس کو اپنے اس عجز سے تکلیف اور علم کے کمال سے لذت حاصل ہوتی ہے، گویا وہ اس کی کمی اس سے پوری کرنا چاہتا ہے۔

دوسری قسم جس پر انسان قدرت حاصل کر سکتا ہے، جیسے ارضیات وغیرہ تو وہ طبعی طور پر ان پر غلبہ اور اتنی قدرت حاصل کرنا چاہتا ہے، کہ ان میں اپنی منشاء کے مطابق تصرف کر سکے۔ ان کی بھی دو قسمیں ہیں، اجسام اور ارواح۔ اجسام تو روپیہ پیسہ سامان ہے، ان کے بارہ میں تو انسان یہ چاہتا ہے کہ اس کو ان میں ہر طرح کے تصرف کا اختیار ہو، وہ ان کو اٹھا بٹھا سکے، جس کو چاہے دے، جس کو چاہے نہ دے، اس لئے کہ یہ قدرت ہے، اور قدرت کمال ہے، اور کمال صفاتِ ربوبیت میں سے ہے، اور ربوبیت بالطبع محبوب، اسی لئے اس کو اموال کی محبت ہے، چاہے اس کو اپنے پہننے کھانے اور اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے کبھی بھی اس کی ضرورت نہ ہو، اسی طرح سے غلام رکھنا، اور آزاد شریف لوگوں کو اپنا غلام بنانا خواہ زبردستی اور تغلب سے ہو، یہاں تک کہ ان کے اجسام اور ان کی ذات میں تصرف کر سکے۔ یعنی بیگار لے سکے، چاہے ان کے دل غلام نہ بنیں۔ اس لئے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ان غلاموں کے دل میں اس کا اعتقاد نہیں ہوتا اور ان کو اس سے محبت نہیں ہوتی۔ لیکن کبھی محض غلبہ بھی محبت کا قائم مقام بن جاتا ہے۔ انسان کو ایسا رعب و داب بھی لذیذ اور عزیز ہے، جو زبردستی کی بنا پر ہو، اس لئے کہ اس میں قدرت کا اظہار ہوتا ہے، اور انسان اس کا دیوانہ ہے۔ دوسری (۲) قسم آدمیوں کے نفوس اور قلوب ہیں اور یہ روئے زمین کی سب سے زیادہ بیش قیمت اور نفیس چیز ہے اور انسان چاہتا ہے کہ اس کو ان قلوب پر غلبہ و قدرت حاصل ہو جائے تاکہ وہ اس کے لئے مسخّر ہو جائیں، اور اس کے ایک اشارہ پر کام کریں، اس لئے کہ اس میں غلبہ کا کمال پایا جاتا ہے۔ اور صفاتِ ربوبیت سے مشابہت ہے، قلوب صرف محبت سے مسخّر ہوتے ہیں، اور محبت کمال کے اعتقاد سے پیدا ہوتی ہے، اس لئے کہ ہر کمال محبوب ہے، اور کمال اس لئے محبوب ہے کہ وہ صفات الٰہیہ میں سے ہے، اور صفات الٰہیہ سب انسان کو بالطبع محبوب ہیں، اس لئے کہ انسان میں ایک نسبتِ ربانی پائی جاتی ہے، اور یہ نسبت غیر فانی ہے، نہ موت اس کو ختم کر سکتی ہے، اور نہ مٹی اس پر قابو پا سکتی ہے، یہی نسبت ربانی ایمان و معرفت کا محل ہے، وہی بقائے الٰہی تک پہنچنے والی ہے، اور وہی اس کے لئے کوشش کرنے والی ہے، جاہ کے معنی قلوب کا مسخر ہونا ہے، اور جس کے لئے قلوب مسخر ہو گئے، اس کو ان پر قدرت و استیلاء حاصل ہو گیا، اور قدرت و استیلاء کمال ہے اور کمال اوصافِ ربوبیت میں سے ہے، پس قلب کو جو چیز بالطبع محبوب ہے، وہ کمال ہے، خواہ علم سے حاصل ہو، خواہ قدرت سے، مال و جاہ بھی اسباب قدرت میں سے ہیں، اس لئے کہ وہ محبوب کا وسیلہ ہیں، اور محبوب کا وسیلہ بھی محبوب ہوتا ہے۔ پھر نہ معلومات کی کوئی انتہا ہے، نہ مقدورات کی کوئی انتہا ہے۔ اور جب تک کہ ایک چیز بھی دنیا میں باقی ہے، جو معلوم کی جا سکتی ہے اور ایک چیز بھی دنیا میں موجود ہے جس پر قدرت حاصل کی جا سکتی ہے تو نہ شوق کو سکون ہے اور نہ نقص کو زوال۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو حریص کبھی آسودہ نہیں ہو سکتے۔

محاسبۂ نفس: کتاب کا مؤثر ترین حصہ وہ ہے، جہاں امام غزالی نصیحت اور ترغیب و ترہیب پر قلم اٹھاتے ہیں، اور دنیا کی بے ثباتی، آخرت کی عظمت، ایمان و عمل صالح کی ضرورت، اصلاح و تہذیب نفس کی اہمیت اور امراضِ قلبی ونفسانی کی مضرت کی طرف توجہ دلاتے ہیں، اس موقع پر وہ بیک وقت ایک شیوہ بیان واعظ، ایک نکتہ شناس حکیم اور ایک تجربہ کار و ماہر نفسیات معالج کی حیثیت سے سامنے آتے ہیں جو اپنے مخاطبین کے حالات اور کمزوریوں اور ضرورتوں سے خوب واقف ہے۔ وہ ان کی طرف سے ان سے بہتر وکالت کرتا ہے، اور بڑی قابلیت اور انصاف کے ساتھ ان کے عذر اور دلائل پیش کرتا ہے۔ پھر ایک ماہر مقنّن و عالم نفسیات کی طرح ان میں سے ایک ایک کا جواب دیتا ہے۔ پھر ایک شفیق معالج اور ایک خیر خواہ مربّی کی طرح ان کا علاج تجویز کرتا ہے۔ اس لئے ان کے مواعظ صرف واعظانہ تاثیر ہی کا نمونہ نہیں، حکمت و بلاغت کا بھی نمونہ ہیں۔ ہر دور میں ہزاروں آدمیوں نے ان کے مواعظ و مکالمات سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اور کثیر التعداد آدمیوں کی اصلاح و انقلاب کا ذریعہ بنے ہیں۔ کتاب کے آخری چوتھے حصہ (ربع رابع) میں اس کا بڑا ذخیرہ ہے، یہاں اس کا ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے، جہاں انہوں نے نفس کو زجر و توبیخ کی ہے، اور پڑھنے والوں کو تعلیم دی ہے کہ ان کو اپنے نفس سے کس طرح مکالمہ کرنا چاہیے اور منزلِ آخرت کے لئے کس طرح اس کو تیار کرنا چاہیے" المرابطة السادسة فی توبیخ النفس ومعاتبتها" عنوان کے تحت نفس سے مکالمہ کرتے ہوئے ایک جگہ لکھتے ہیں:

"اے نفس ذرا انصاف کر کہ اگر ایک یہودی تجھ سے کہہ دیتا ہے کہ فلاں لذیذ ترین کھانا تیرے لئے مضر ہے تو تو صبر کرتا ہے اور اسے چھوڑ دیتا ہے اور اس کی خاطر تکلیف اٹھاتا ہے کہ انبیاء کا قول جن کو معجزات کی تائید حاصل ہوتی ہے، اور فرمان الٰہی اور صحتِ سماوی کا مضمون تیری لئے اس سے بھی کم اثر رکھتا ہے، جتنا کہ اس یہودی کا ایک قیاس و اندازہ، عقل کی کمی اور علم کی کمی اور کوتاہی کے ساتھ تعجب ہے اگر ایک بچہ کہتا ہے تیرے کپڑوں میں بچھو ہے، تو بغیر دلیل طلب کئے اور سوچے سمجھے اپنے کپڑے اتار پھینکتا ہے، کیا انبیاء، علماء اولیاء اور حکماء کی متفقہ بات تیرے نزدیک اس بچہ کی بات سے بھی کم وقعت رکھتی ہے؟ یا جہنم کی آگ اس کی بیڑیاں اس کے گُرز، اس کا عذاب، اس کی زقّوم اور اس کے آنکڑے، اس کے سانپ، بچھو اور زہریلی چیزیں تیرے لئے ایک بچھو سے بھی کم تکلیف دہ ہیں، جس کی تکلیف زیادہ سے زیادہ ایک دن یا اس سے کم رہتی ہے۔ یہ عقلمندوں کا شیوہ نہیں، اگر کہیں بہائم کو تیری حالت کا علم ہو جائے تو وہ تجھ پر ہنسیں اور تیری دانائی کا مذاق اڑائیں، پس اگر اے نفس، تجھ کو یہ سب چیزیں معلوم ہیں اور ان پر تیرا ایمان ہے تو کیا بات ہے کہ تو عمل میں تساہل اور ٹال مٹول سے کام لیتا ہے، حالانکہ موت کمین گاہ میں منتظر ہے کہ وہ بغیر مہلت کے تجھے اُچکے لے جائے اور فرض کر کہ تجھے سو (100) برس کی مہلت بھی مل گئی ہے تو کیا تیرا خیال ہے کہ جس کو ایک گھاٹی طے کرنی ہے اور وہ اس گھاٹی کے نشیب میں اطمینان سے اپنے جانور کو کھلا رہا ہے، وہ کبھی بھی اس گھاٹی کو طے کر سکے گا، اگر تو یہ گمان رکھتا ہے تو تو کس قدر نادان ہے، ایسے شخص کے بارہ میں تیری کیا رائے ہے جو علم حاصل کرنے کی غرض سے پردیس کا سفر کرتا ہے اور وہاں کئی سال بیکاری اور تعطل میں گزار دیتا ہے، اس خیال سے کہ وطن کی واپسی کے سال سب علم حاصل کر لے گا، تو اس کی عقل پر ہنستا ہے اور اس کے اس وہم کا مذاق اڑاتا ہے کہ علم وتفقہ اتنی قلیل مدت میں حاصل ہو جائے گا، یا قضا کی منصب بغیر علم وتفقہ کے توکل کی برکت سے ہاتھ آجائے گا، پھر اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ آخر عمر کی کوشش مفید ہوتی ہے اور بلند درجات تک لے جاتی ہے، تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہی آج کا دن تیری عمر کا آخری دن ہو تو اس دن تو اس کام میں کیوں مشغول نہیں ہوتا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے بتلا بھی دیا ہے کہ تجھے مہلت دی دے دی گئی ہے، تو پھر بھی عجلت کرنے سے کیا چیز مانع ہے، اور آج کل، آج کل کرنے کی کیا وجہ ہے۔ یہی وجہ ہو سکتی ہے کہ تجھے اپنی خواہشات نفس کی مخالفت مشکل معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس میں محنت و مشقت ہے۔ کیا تو اس دن کا منتظر ہے، جب خواہشات کی مخالفت تیری لئے آسان ہو جائے گی۔ ایسا دن تو اللہ تعالیٰ نے مطلق پیدا ہی نہیں کیا اور نہ پیدا کرے گا۔ جنت ہمیشہ ناگواریوں اور مکارہ سے گھری رہے گی اور مکارہ کبھی نفس کے لئے آسان نہیں ہو سکتے۔ ایسا ہونا محال ہے، کتنا ایسا ہوتا ہے کہ تو کہتا ہے کہ کل سے یہ کام کریں گے، تجھے معلوم نہیں کہ جو کل آچکی ہے، وہ گذشتہ دن کے حکم میں ہے، جو کام تو آج انجام نہیں دے سکا کل اس کا انجام دینا تیرے لئے اور بھی مشکل ہے۔ اس لئے کہ شہوت کی مثال ایک تناور درخت کی سی ہے، جس کو آدمی اکھاڑنا اپنا فرض سمجھتا ہے، اگر کوئی اس کو اکھاڑنے سے عاجز ہو گیا اور اس نے اس کو کل پر رکھا تو اس کی مثال اس نوجوان کی سی ہے، جس سے ایک درخت اکھاڑا نہیں گیا، اور اس نے اس کام کو دوسرے سال کے لئے ملتوی کر دیا۔ وہ جانتا ہے کہ جتنا زمانہ گزرے گا، درخت مستحکم اور اس کی جڑیں مضبوط اور وسیع ہو جائیں گی، اور اکھاڑنے والے کی کمزوری اور ضعف میں اضافہ ہوگا، ظاہر ہے کہ جس کو شباب نہیں اکھاڑ سکا، اس کو بڑھاپے میں کیا اکھاڑے گا۔ بڑھاپے کی ورزش اور محنت بہت تکلیف دہ ہوتی ہے۔ بھیڑئیے کی تربیت واصلاح ایک عذاب ہے۔ سرسبز شاخ لچک رکھتی ہے اور جھکائی جا سکتی ہے، جب سوکھ جائے گی، اور ایک زمانہ گزر جائے گا تو اس کا موڑنا ناممکن ہو جائے گا۔ پس اگر اے نفس! تو ان حقائق پر ایمان نہیں رکھتا اور سہل نگاری سے کام لیتا ہے تو تجھے کیا ہو گیا ہے کہ حکمت و دانش کا دعویٰ دار ہے۔ اس سے بڑھ کر حماقت اور کیا ہو سکتی ہے۔ غالباً تو یہ کہے کہ استقامت سے روکنے والی چیز شہوت پرستی اور آلام و مصائب پر بے صبری ہے۔ اگر یہی بات ہے تو تیری عبادت کتنی بڑھی ہوئی ہے اور تیرا عذر کتنا لنگ ہے۔ اگر تو اپنے قول میں سچا ہے تو ایسی لذت کیوں نہیں تلاش کرتا جو تمام کدورتوں و آلائشوں سے پاک ہو اور ابدالآباد تک کے لئے ہو، اور یہ نعمت جنت ہی میں حاصل ہو سکتی ہے۔ اگر تو خواہشات کا حریص ہے اور تجھے لذّت ہی عزیز ہے، تو ان کی خاطر بھی تجھے نفس کی وقتی خواہشات کی مخالفت کرنی چاہیے، اس لئے کہ بسا اوقات ایک لقمہ کئی لقموں سے محروم کر دیتا ہے۔ تیرا کیا خیال ہے، اس مریض کے بارے میں جس کو طبیب نے صرف تین روز کے لئے ٹھنڈے پانی پرہیز بتایا ہو تاکہ وہ صحت حاصل کر سکے، پھر زندگی بھر ٹھنڈے پانی کا لطف اٹھائے، اس نے اس کو خبردار کر دیا ہو کہ ٹھنڈا پانی اس حالت میں اس کے لئے سخت مضر ہے، اگر اس نے بدپرہیزی کی تو زندگی بھر ٹھنڈے پانی سے اس کو ہاتھ دھو لینا پڑے گا۔ اس وقت سچ سچ بتلا عقل کا تقاضا کیا ہے؟ کیا اس کو تین دن صبر کر لینا چاہیے، تاکہ زندگی آرام سے گزرے، یا اپنی خواہش پوری کر لینی چاہیے، پھر تین سو (300) دن یا تین ہزار (3،000) دن برابر اس نعمت سے محروم رہے؟ تین دن کی بھی پوری عمر کے مقابلہ میں وہ حقیقت نہیں جو تیری پوری عمر کی ابدالآباد کی زندگی کے مقابلہ میں ہے۔ (جو اہلِ جنت اور اہلِ جہنم کی مدّت ہے) کیا تو کہہ سکتا ہے کہ خواہشاتِ نفسانی کے ضبط کرنے کی تکلیف، طبقاتِ جہنم میں عذابِ جہنم میں عذابِ نار سے زیادہ سخت اور طویل ہے؟ جو شخص ایک معمولی تکلیف بھی نہیں برداشت کر سکتا، وہ عذابِ الٰہی کو کیسے برداشت کر سکتا ہے!

جاری------

www.asrehazir.com asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

چٹائی سازی کے فن سے اسلاف کی روایت زندہ رکھنے والے صالح حمید سے ملیے

سعودی عرب کے تاریخی علاقے الاحساء کو مختلف روایتی پیشوں اور فنون کا مرکز کہا جاتا ہے۔ یہاں پر صدیوں پرانے فنون میں ایک فن اور پیشہ چٹائی سازی بھی ہے۔ الاحساء کے ایک بزرگ صالح عبدالحمید بھی چٹائی سازی کے پیشے سے منسلک ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی کے 70 برس اس کام میں گذار دیے ہیں۔ صالح حمید اب عمر کے آخری حصے میں ہیں مگر ان کی اپنے اس دیرینہ پیشے کے ساتھ محبت آج بھی جوان ہے۔ انہیں یہ پیشہ ورثے میں ملا اور پوری زندگی اس کے ساتھ وفا کی۔ الاحساء کے نواحی علاقے ’الجرن‘ کے رہائشی صالح حمید نے چٹائی سازی کا کام اس وقت شروع کیا جب وہ نوعمر تھے۔ وہ مساجد میں بچھائی جانے والی چٹائیاں بنانے کے ساتھ ساتھ گھروں کے فرشوں پر بچھانے کے لیے چٹائیاں تیار کرتے۔ چٹائیوں کی تیاری کے لیے صالح زیادہ تر ’اسل‘ نامی پودے کے پتوں اور ٹہنیوں کا استعمال کرتے۔ صالح عبدالحمید کے والد اور والدہ دونوں اس پیشے سے مسلک تھے۔ صالح نے یہ پیشہ اس وقت اپنایا جب اس کے کچھ ہی عرصے بعد بانی سعودی عرب شاہ عبدالعزیز آل سعود مرحوم بھی الاحساء کے دورے پر آئے۔ صالح حمید نے نہ صرف خود اس پیشے کو آگے بڑھایا بلکہ انہوں نے اپنے گاؤں کے دوسرے لوگوں کو بھی یہ فن سکھایا۔ الاحساء کا علاقہ ’الجرن‘ چٹائی سازی کا پرانا مرکز رہا ہے اور اس کا شمار پورے خلیج عرب کے دو سو سال پرانے چٹائی سازی کے مرکز کے طور پر ہوتا تھا۔ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ یہ فن دم توڑ گیا مگر صالح عبدالحمید نے اسے زندہ رکھا اور دوسروں کو بھی منتقل کیا۔ ’العربیہ ڈاٹ نیٹ‘ کے ساتھ اپنے انٹرویو میں صالح کا کہنا ہے کہ الاحساء میں بہت سے علاقے ایسے ہیں جہاں پانی جمع ہوتا ہے اور اس کے اطراف میں ”اسل“ نامی پودا اگتا ہے۔ یہ پودا ہی ہمارے کام آتا ہے۔ اسے کاٹ کر خشک جگہ پر پھیلا دیا جاتا ہے اور پندرہ دن تک اسے خشک کیا جاتا۔ اس کے بعد اسے چٹائی بُننے میں استعمال

کیا جاتا۔ ان کا کہنا ہے کہ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ اب اس پودے کی پیداوار کم ہو رہی ہے۔ اس پیشے کا رواج کم ہونے کی اور بھی وجوہات ہیں۔ ان میں ایک وجہ جدید قالین کی صنعت بھی ہے۔ آج کے دور میں مساجد اور گھروں میں جدید قالین بچھائے جاتے ہیں۔ کاریگر ”صالح“ نے مزید کہا کہ ان کی تیار کردہ چٹائیوں کو اب صرف ثقافتی ورثے کی اشیا کے طور پر خریدا جاتا ہے۔ اس لیے اب یہ منافع بخش کام نہیں رہا۔ ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ اسلاف کے پیشے کو محفوظ رکھا جائے ساتھ تھوڑی بہت گھریلو ضروریات بھی پوری کر لی جائیں۔ ایک سوال کے جواب میں صالح عبدالحمید نے کہا کہ حصیر سازی کسی دور میں ایک باقاعدہ پیشہ تھا۔ تب کئی طرح کی چٹائیاں اور مختلف ساز اور حجم کی چٹائیاں بنائی جاتی تھیں۔ بعض کی لمبائی دس فٹ تک ہوتی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ہم سرکنڈوں کی چھڑیوں کو پانی میں بھگو کر ان پر موجود نجاست صاف کرتے۔ کچھ عرصہ قبل تک ہم کھڈی پر چٹائی تیار کرتے۔ چٹائی کے کئی حصے ہوتے تھے اور ان حصوں کو ”الحف، الزائز، ام سدیہ، مرافع اور حباس کا نام دیا جاتا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ الاحساء کا شمار ’یونیسکو‘ کی فہرست میں موجود ان شہروں میں شامل ہے دستکاریوں اور لوک فنون کے لیے مشہور ہیں۔

تاریخِ اندلس کا آخری باب

مولانا اسماعیل ریحان، استاذ تاریخ: جامعۃ الرشید کراچی

نویں صدی ہجری...... پندرہویں صدی عیسوی...... اندلس میں مسلمانوں کی آٹھ صدیوں پر مشتمل عظیم بادشاہی اب سمٹ کر صرف غرناطہ اور اس کے گردونواح تک محدود رہ گئی تھی۔ جزیرہ نما اندلس میں قسطالیہ کی متعصب نصرانی سلطنت سوا لاکھ مربع میل پر پھیلی ہوئی تھی جبکہ مملکتِ غرناطہ کا رقبہ سمٹ کر اس وقت کوئی چار ہزار مربع میل رہ گیا تھا۔ تاہم غرناطہ کا حکمران سلطان ابوالحسن علی ان مایوس کن حالات میں بھی آزادی کے ولولے سے تہی دست نہیں ہوا تھا۔

۸۸۰ھ میں جب قسطالیہ کے حکمران فرڈی ننڈ نے اسے پیغام بھیجا کہ اگر تم صلح کے خواہاں ہو تو ہمیں خراج دینا منظور کر لو تو سلطان ابوالحسن علی نے جواب میں یہ تاریخی جملہ کہلوایا: ”خراج ادا کرنے والے حکمران مر چکے ہیں۔ غرناطہ کی ٹکسال میں اب سکّے نہیں تلواریں تیار کی جاتی ہیں۔“

ذی الحجہ ۸۸۲ھ میں سلطان ابوالحسن علی نے غرناطہ کے باہر ایک کھلی وادی میں عسکری نمائش منعقد کی تاکہ اپنے اور پرائے سب غرناطہ کی فوجی طاقت دیکھ کر مرعوب رہیں۔ یہ نمائش پورے ماہ جاری رہی۔ مگر نمائش کے آخری دن خوفناک گھن گرج کے ساتھ سیاہ بادل امنڈ آئے اور ایسی موسلا دھار بارش شروع ہوئی کہ آن کی آن میں پوری وادی زیر آب آ گئی۔ دکانوں، مکانوں، مسجدوں اور قہوہ خانوں میں گھس گیا۔ جامع مسجد تک محفوظ نہ رہی۔ درجنوں عالی شان عمارتیں زمین بوس ہو گئیں اور کئی پُل تباہ ہو گئے۔ اہلِ نظر اس سیلاب کو اللہ کی طرف سے کسی ناگہانی خطرے کی تنبیہ شمار کرنے لگے۔

کچھ دن گزرے تھے کہ علماء و صلحاء اور مجاہدین نے سلطان ابوالحسن کو ہمت دلائی اور اس نے جہاد کا اعلان کر کے ۸۸۶ھ میں عیسائیوں کا مستحکم سرحدی قلعہ الصخرہ فتح کر لیا۔

پھر اس نے مزید پیش قدمی کی اور ۲۷ جمادی الاولیٰ ۸۸۷ھ کو لوشہ کے میدان میں نصرانیوں کو ایسی عبرت ناک شکست دی کہ وہ ہزاروں لاشیں اور تمام ساز و سامان چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔

اس فتح کی خوشخبری جونہی غرناطہ پہنچی وہاں مسرت کا سماں ہو گیا مگر ۲۵ سالہ شہزادے ابوعبداللہ محمد کا مزاج بگڑ گیا جسے حاشیہ برداروں نے باپ کا سخت مخالف بنا رکھا تھا۔ اس نے باپ سے بغاوت کر دی اور اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیا۔

لوشہ کے فاتحین کو یہ اطلاع ملی تو ان پر بجلی گر پڑی اور فتح کی خوشی خاک میں مل گئی۔ سلطان ابوالحسن علی نے صدمے سے بوجھل ہو کر مالقہ کا رُخ کیا اور وہاں اپنے بھائی الزغل کے ہاں پناہ لی۔ اب چھوٹی سی مملکتِ غرناطہ دو حصوں میں تقسیم ہو چکی تھی۔ غرناطہ، وادیٔ آش، المریہ اور جنوب مشرقی شہروں کا بادشاہ ابوعبداللہ تھا جبکہ مالقہ، بلش اور جنوب مغرب کے کچھ قلعوں پر سلطان ابوالحسن علی کی حکومت تھی۔

فرڈی ننڈ کو اصل خطرہ ابوالحسن علی سے تھا، لہٰذا اسے ٹھکانے لگانے کے لیے صفر ۸۸۸ھ میں قسطالیہ کی افواج دو سمتوں سے مالقہ کی طرف بڑھنے لگیں۔ یہاں بھی مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اور نصرانی قدم پر قدم پر لاشیں چھوڑتے ہوئے واپس بھاگے۔ یہ گیارہ صفر ۸۸۸ھ کا واقعہ ہے۔

غرناطہ کا سلطان بننے کے بعد ابوعبداللہ نے اپنے باپ اور چچا کے خلاف صف آراء ہونے میں دیر نہیں لگائی اور جلد ہی اس نے فوج لے کر مالقہ کی طرف کوچ کیا۔ الزغل بھی مجاہدین اور سپاہیوں کو لے کر میدان میں نکل آیا۔ ابوعبداللہ کو شکستِ فاش ہوئی اور وہ غرناطہ کی طرف بھاگ نکلا۔ واپس آ کر اسے احساس ہوا کہ وہ عوامی مقبولیت سے محروم ہے اور اسے اپنا سیاسی قد بلند کرنے کے لیے اپنے باپ اور چچا کی طرح دو چار میدانوں میں نصرانیوں کو شکست ضرور دینی چاہیے۔ چنانچہ اس نے غرناطہ کی فوج اور رضا کاروں کے ساتھ ربیع الاول ۸۸۸ھ میں شمال مغرب کی سمت قسطالیہ کے شہر قرطبہ کی طرف یلغار کی۔ راستے میں اس نے کئی قلعے فتح کیے اور کئی جھڑپوں میں نصرانیوں کو شکست دی۔

ان فتوحات کے بعد وہ مالِ غنیمت سے لدا پھندا واپس آ رہا تھا کہ ’لُسانہ‘ کے قلعے کے قریب نصرانیوں کی ایک فوج نے اچانک حملہ کر کے اسے گرفتار کر لیا۔ اسے سخت پہرے میں فرڈی ننڈ کے پاس قرطبہ بھیج دیا گیا جس نے ملاقات میں شہزادے کی کم عقلی کا اندازہ لگا لیا۔ وہ سمجھ گیا کہ غرناطہ پر قبضہ تب ہی ہو سکتا ہے جب ایسا نادان نوجوان وہاں تخت نشین ہو۔ اس نے شہزادے پر مہربانیوں اور نوازشوں کی بارش کر کے اسے یقین دلا دیا کہ دنیا میں اس کے سچے دوست صرف فرڈی ننڈ اور ازابیلا ہیں۔

شہزادے کی گرفتاری سے غرناطہ کا ایوانِ اقتدار لرزنے لگا تھا۔ مسلمانانِ اندلس آٹھ صدیوں میں کبھی ایسی ذلت سے دوچار نہیں ہوئے تھے۔ شاہی خاندان کے امراء اور غرناطہ کے عمائد حیران تھے کہ اب کیا کیا جائے۔ ایسے میں شہزادے کی ماں ملکہ عائشہ نے نہایت صبر و تحمل کام لیتے ہوئے سب کی ہمت برقرار رکھی جس کی بناء پر آخر کار سب نے متفق ہو کر دوبارہ ابوالحسن علی کو سلطان مان لیا اور ان کے وفد نے مالقہ حاضر ہو کر سلطان سے دوبارہ تاج و تخت سنبھالنے کی درخواست کی۔ ابوالحسن پر فالج کا حملہ ہو چکا تھا، نگاہ جواب دے گئی تھی تاہم وہ امراء کے ساتھ غرناطہ چلا گیا اور حکومت سنبھال لی۔ اس نے پوری کوشش کی کہ منہ مانگی دولت دے کر اپنے بیٹے ابوعبداللہ کو فرڈی ننڈ کی قید سے چھڑا لے۔ اس کوشش کے پیچھے شفقتِ پدری سے زیادہ یہ خیال کارفرما تھا کہ شہزادہ فرڈی ننڈ کے پاس رہ کر دشمن کا آلہ کار بن جائے گا جبکہ غرناطہ واپس لا کر اسے قابو میں رکھا جا سکتا ہے۔ ابوالحسن نے فرڈی ننڈ کو شہزادے کے بدلے اپنے ہاں قید کئی نصرانی جرنیلوں کی رہائی کا یقین بھی دلایا مگر فرڈی ننڈ نہ مانا۔

ابوالحسن علی سخت بیماری اور طبیعت کے ملال کے باعث کچھ مدت بعد تخت سے دستبردار ہو گیا اور اپنے بھائی محمد الزغل کو نیا سلطان مقرر کر کے کچھ دنوں بعد وفات پا گیا۔ یہ ۸۹۰ھ کا واقعہ ہے۔

سلطان ابوالحسن علی کی موت کی خبر سنتے ہی فرڈی ننڈ نے غرناطہ کے خلاف نئی مہمات کا آغاز کر دیا اور ربیع الآخر ۸۹۰ھ میں مغرب کی سمت میں غرناطہ کی تقریباً تمام دفاعی چوکیاں ایک ایک کر کے چھین لیں۔ تاہم الزغل نے جوابی کارروائی کر کے انہیں پسپا کر دیا۔

اس دوران ملکہ عائشہ نے فرڈی ننڈ کی طرف سفیر بھیج کر ایک بار پھر شہزادہ ابوعبداللہ کی رہائی کی کوشش کی۔ فرڈی ننڈ نے رہائی کی سخت قیمت لگائی اور مطالبہ کیا کہ شہزادہ رہائی کے بعد غرناطہ کا تخت سنبھال کر فرڈی ننڈ اور ازابیلا کا مطیع رہے گا۔ ملکہ نے مجبوراً یہ مطالبہ تسلیم کر لیا۔

دراصل امیر محمد الزغل کے ہاتھوں دو تین میدانوں میں شکست کے بعد فرڈی ننڈ سمجھ گیا تھا کہ جب تک مسلمانوں کو باہم لڑایا نہیں جائے گا، غرناطہ پر قبضہ مشکل ہے۔ چنانچہ اس نے یہ معاہدہ کر کے چچا اور بھتیجے کے درمیان خانہ جنگی کی آگ بھڑکا دی۔ اس نے شہزادے کو آزاد کر دیا، مگر قسطالیہ کی فوج کا ایک دستہ اس کے ساتھ رہا۔ شہزادے کو سب سے پہلے تختِ غرناطہ حاصل کرنا تھا تاکہ وہ معاہدے کی باقی شقوں پر عمل کے قابل ہو سکے۔ چنانچہ اس نے اپنے چچا کے خلاف بغاوت کر دی۔

الزغل نے اس سے رابطہ کیا اور اسے بمشکل سمجھایا کہ اس وقت اختلافات کا نتیجہ، اندلس سے مسلمانوں کے خاتمے کے سوا کچھ نہیں نکلے گا۔ آخر ابوعبداللہ مان گیا۔ طے پایا کہ تختِ غرناطہ الزغل کے پاس رہے گا اور شہزادہ ابوعبداللہ کو اس کے پسندیدہ شہر کی گورنری دی جائے گی۔ اختلاف ختم ہوتے ہی مسلمان نصرانیوں سے جہاد کے لیے متحد ہونے لگے۔

یہ اتحاد فرڈی ننڈ کی امیدوں پر پانی پھیرنے کے مترادف تھا۔ شہزادہ ابوعبداللہ محمد لوشہ میں تھا کہ فرڈی ننڈ نے ایک بڑا لشکر بھیج کر اس شہر کا سختی سے محاصرہ کر لیا۔ مسلمانوں نے جان لڑا کر مزاحمت کی مگر ان کی تعداد بہت کم تھی، غرناطہ سے بھی کوئی کمک نہ آئی اور آخر شہر فتح ہو گیا۔ فرڈی ننڈ شہزادہ ابوعبداللہ محمد کو دوبارہ گرفتار کر کے ساتھ لے گیا۔ یہ واقعہ ۲۶ جمادی الاولیٰ ۸۹۱ھ کا ہے۔ اس کے بعد نصرانی بڑی تیزی سے غرناطہ کے نواحی قلعوں پر قابض ہو گئے۔ شہزادہ ابوعبداللہ محمد، فرڈی ننڈ کی قید میں تھا اور اسے یہ یقین دلایا جا چکا تھا کہ غرناطہ چند دنوں کا مہمان ہے، لہٰذا اس سے پہلے کہ نصرانی افواج غرناطہ پر قابض ہو کر مسلمانوں کا قتل عام کریں، کسی ایسے معاہدے پر غور کر لیا جائے جو ابوعبداللہ اور اس کے خاندان کو بھی تحفظ فراہم کرے اور مسلمانوں کو بھی۔ ابوعبداللہ محمد مایوس ہو چکا تھا۔ اس نے مسلمانوں کی جان و مال کے تحفظ اور اپنے لیے خاص مراعات کے بدلے غرناطہ حوالے کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی۔ یہ بات ابوعبداللہ اور فرڈی ننڈ دونوں جانتے تھے کہ غرناطہ کا موجودہ حکمران الزغل کسی معاہدے پر رضامند نہیں ہو گا بلکہ آخر دم تک لڑنے کی کوشش کرے گا۔ غرناطہ کو انجام تک پہنچانے کے لیے ضروری تھا کہ وہاں فرڈی ننڈ کی سوچ سے ہم آہنگ حکمران تخت نشین ہو، جس کے ہاتھوں یہ ’کارنامہ‘ عمل میں آئے۔ چنانچہ فرڈی ننڈ نے شہزادہ ابوعبداللہ محمد ہی کو یہ مہم سونپی اور اسے غرناطہ کا جائز حاکم اور اپنا دوست قرار دیتے ہوئے آزاد کر دیا۔

۶ شوال ۸۹۱ھ کو ابوعبداللہ محمد غرناطہ پہنچا اور وہاں کچھ لوگوں نے اس کی بیعت کر لی۔ نصرانیوں سے صلح کا اعلان کر دیا گیا مگر غرناطہ کے اکثر شہریوں نے اس اعلان کو مسترد کر دیا۔ اس پر دونوں گروہوں میں جنگ شروع ہو گئی۔ فرڈی ننڈ دیر تک اس تماشے سے لطف اندوز ہوتا رہا۔ اس کے بعد اس نے ایک نہایت خطرناک چال چلی اور ربیع الآخر میں یکدم مالقہ کی طرف لپکا جو مملکتِ غرناطہ کا آخری ساحلی شہر تھا جس پر عیسائیوں کے قبضے سے مسلمانوں کی سمندر پار آمد و رفت کا ہر امکان مسدود ہو جاتا۔ سلطان الزغل مالقہ پر فرڈی ننڈ کی یلغار کی خبر سن کر رہ نہ سکا۔ اس نے غرناطہ میں اپنے حامیوں کو ابوعبداللہ کے مقابلے میں جمے رہنے کی تاکید کی اور فوج کا بڑا حصہ ساتھ لے کر مالقہ کی سمت روانہ ہو گیا۔ مگر وہاں پہنچ کر اس نے دیکھا کہ نصرانی اتنا سخت محاصرہ کر چکے ہیں کہ اہلِ شہر کو کمک پہنچانے کا کوئی راستہ نہیں بچا۔ الزغل یہ دیکھ کر اپنی فوج کو لے کر تیزی سے غرناطہ واپس روانہ ہوا مگر راستے میں یہ اطلاع ملی کہ پانچ دن پہلے ابوعبداللہ محمد غرناطہ پر قبضہ کر چکا ہے۔ الزغل یہ اطلاع ملنے پر مایوس ہو کر کوہ البشارۃ عبور کر کے وادی آش چلا گیا اور وہاں کے قلعوں کا دفاع کرنے لگا۔ (جاری)

www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com